احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 3۔نومبر 2010ء

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 3نومبر 2010ء 25ذیقعد 1431 ہجری 3 نبوت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 226

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں ان خشک فلسفیوں کو جو عشق الٰہی اور اس کی بزرگ ذات کی قدر شناسی سے غافل ہیں جہاں تک مجھے طاقت عقلی دی گئی ہے بدلائلِ شافیہ راہ راست کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان کی روحانی زندگی بہت ہی کمزور ہوگئی ہے اور ان کی بے جا آزادی اور ضعف ایمان نے بہت ہی برا اثر ان کے ارادت باطنی اور ان کی دینی اولوالعزمی اور ان کی اندرونی حالت پر ڈالا ہے اور عجیب طور پر انہوں نے ضلالت کو صداقت کے ساتھ ملا دیا ہے مذہب وہ چیز ہے جس کی برکات کی اصل جڑھ ایمان واعتبار وحسن اعتقاد وحسن ظن واطاعت واتباع مخبر صادق وکلام الٰہی ہے لیکن وہ لوگ اپنے غلط فلسفہ کی وجہ سے مذہب کی حقیقت کچھ اور ہی سمجھ رہے ہیں سو انہیں لازم ہے کہ تعصب اور خود پسندی کے شور وغوغا سے اپنے تئیں الگ کر کے سیدھی نظر اور سیدھے خیال سے اس سوال پر غور کریں کہ ایمان کیا شے ہے اور اس پر ثواب مترتب ہونے کی کیوں امید کی جاتی ہے سو جاننا چاہئے کہ ایمان اس اقرار لسانی وتصدیق قلبی سے مراد ہے جو تبلیغ وپیغام کسی نبی کی نسبت محض تقویٰ اور دور اندیشی کے لحاظ سے صرف نیک ظنی کی بنیاد پر یعنے بعض وجوہ کو معتبر سمجھ کر اور اس طرف غلبہ اور رجحان پا کر بغیر انتظار کامل اور قطعی اور واشگاف ثبوت کے دلی انشراح سے قبولیت وتسلیم ظاہر کی جائے لیکن جب ایک خبر کی صحت پر وجوہ کاملہ قیاسیہ اور دلائل کافیہ عقلیہ مل جائیں تو اس بات کا نام ایقان ہے جس کو دوسرے لفظوں میں علم الیقین بھی کہتے ہیں اور جب خدائے تعالیٰ خود اپنے خاص جذبہ اور موہبت سے خارق عادت کے طور پر انوار ہدایت کھولے اور اپنے آلاء ونعماء سے آشنا کرے اور لدُنی طور پر عقل اور علم عطا فرماوے اور ساتھ اس کے ابواب کشف اور الہام بھی منکشف کر کے عجائبات الوہیت کا سیر کراوے اور اپنے محبوبانہ حسن وجمال پر اطلاع بخشے تو اس مرتبہ کا نام عرفان ہے جس کو دوسرے لفظوں میں عین الیقین اور ہدایت اور بصیرت کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے اور جب ان تمام مراتب کی شدت اثر سے عارف کے دل میں ایک ایسی کیفیت حالی عشق اور محبت کے باذنہٖ تعالیٰ پیدا ہو جائے کہ تمام وجود عارف کا اس کی لذت سے بھر جائے اور آسمانی انوار اس کے دل پر بکلی احاطہ کر کے ہریک ظلمت وقبض وتنگی کو درمیان سے اٹھاویں یہاں تک کہ بوجۂ کمال رابطہ عشق ومحبت وبباعث انتہائی جوش صدق وصفا کی بلا اور مصیبت بھی محسوس اللذت ومدرک الحلاوت ہو تو اس درجہ کا نام اطمینان ہے جس کو دوسرے لفظوں میں حق الیقین اور فلاح اور نجات سے بھی تعبیر کرتے ہیں مگر یہ سب مراتب ایمانی مرتبہ کے بعد ملتے ہیں اور اس پر مترتب ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنے ایمان میں قوی ہوتا ہے وہ رفتہ رفتہ ان سب مراتب کو پالیتا ہے لیکن جو شخص ایمانی طریق کو اختیار نہیں کرتا اور ہر یک صداقت کے قبول کرنے سے اول قطعی اور یقینی اور نہایت واشگاف ثبوت مانگتا ہے اس کی طبیعت کو اس راہ سے کچھ مناسبت نہیں اور وہ اس لائق ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس قادر غنی بے نیاز کے فیوض حاصل کرے۔ عادت اللہ قدیم سے اسی طرح پر جاری ہے اور یہ اس فن علم الٰہی کا نہایت باریک نکتہ ہے جس پر سعادت مندوں کو غور کرنی چاہئے کہ ہمیشہ ثواب اور فیضان سماوی ایمان پر ہی مترتب ہوتا ہے۔ اس راہ کا سچا فلسفہ یہی ہے کہ انسان دین قبول کرنے کی ابتدائی حالت میں اس بے نیاز مطلق اور اس کی قدرت اور اس کے وعد ووعید اور اس کے اخبار واسرار کے ماننے میں لمبے لمبے انکاروں سے مجتنب رہے کیونکہ ایمانی صورت کے قائم رکھنے کے لئے (جس پر تمام ثواب وابستہ ہے) ضرور تھا کہ خدائے تعالیٰ امور ایمانیہ کو ایسا منکشف نہ کرتا کہ وہ دوسرے بدیہات کی طرح ہر یک عام اور خاص کی نظر میں مسلم الوجود ہو جاتی۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2صفحہ 70)

رضائے باری کے حصول کی دعا

حضرت مسیح موعود نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو یہ دعا کرنے کی تلقین فرمائی۔

اے رب العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم وکریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال۔ تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دین و دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین

(مکتوبات احمد جلد2صفحہ 159,158)

خطبہ جمعہ حضور انور
6 بجے شام نشر ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 5 نومبر 2010ء سے برطانیہ کے وقت کی تبدیلی کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق شام 6 بجے براہ راست نشر ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرما لیں اور خطبات سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔قربانی بکرا -/8000روپے
2۔قربانی حصہ گائے -/4000روپے

(نائب ناظر دارالضیافت ربوہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 7نومبر 2010ءکو ایڈمنسٹریشن بلاک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت شعبۂ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروا لیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فہرست جاں نثاران لاہور 28 مئی 2010ء

نمبر شمار	نام مع ولدیت
1	مکرم منیر احمد شیخ صاحب (امیر ضلع لاہور) ابن مکرم شیخ تاج دین صاحب
2	مکرم میجر جنرل ریٹائرڈ ناصر احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری صفدر علی صاحب
3	مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب ابن مکرم مہر راجہ خان بھروانہ صاحب
4	مکرم محمد اشرف بلال صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب
5	مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) مرزا نعیم الدین صاحب ابن مکرم مرزا سراج دین صاحب
6	مکرم کامران ارشد صاحب ابن مکرم محمد ارشد قمر صاحب
7	مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب ابن مکرم محمد انور بیگ صاحب
8	مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب ابن مکرم مرزا منور بیگ صاحب
9	مکرم منور احمد خان صاحب ابن مکرم محمد ایوب خان صاحب
10	مکرم عرفان احمد ناصر صاحب ابن مکرم عبدالمالک صاحب
11	مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب ابن مکرم مہر اللہ یار بھروانہ صاحب
12	مکرم مسعود احمد اختر باجوہ صاحب ابن مکرم محمد حیات باجوہ صاحب
13	مکرم محمد آصف فاروق صاحب ابن مکرم لیاقت علی صاحب
14	مکرم شیخ شمیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ نعیم احمد صاحب
15	مکرم محمد شاہد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب
16	مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب
17	مکرم ولید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد منور صاحب
18	مکرم محمد انور صاحب ابن مکرم محمد خان صاحب
19	مکرم ملک انصار الحق صاحب ابن مکرم ملک انوار الحق صاحب
20	مکرم ناصر محمود خان صاحب ابن مکرم محمد عارف نسیم صاحب
21	مکرم عمیر احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک عبدالرحیم صاحب
22	مکرم سردار افتخار الغنی صاحب ابن مکرم سردار عبدالشکور صاحب
23	مکرم عبدالرشید ملک صاحب ابن مکرم عبدالحمید ملک صاحب
24	مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب ابن مکرم محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب
25	مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی درویش
26	مکرم میاں مبشر احمد صاحب ابن مکرم میاں برکت علی صاحب
27	مکرم فدا حسین صاحب ابن مکرم بہادر خان صاحب
28	مکرم خاور ایوب صاحب ابن مکرم محمد ایوب خان صاحب
29	مکرم شیخ محمد یونس صاحب ابن مکرم شیخ جمیل احمد صاحب
30	مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب
31	مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب ابن مکرم چوہدری اللہ دتہ ورک صاحب
32	مکرم میاں لئیق احمد صاحب ابن مکرم میاں شفیق احمد صاحب
33	مکرم محمد شابل منیر صاحب ابن مکرم مرزا محمد منیر صاحب
34	مکرم ملک مقصود احمد صاحب ابن مکرم ایس۔اے محمود صاحب (شیخ احمد محمود)
35	مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب
36	مکرم الیاس احمد اسلم قریشی صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب
37	مکرم طاہر محمود احمد صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب
38	مکرم سید ارشاد علی صاحب ابن مکرم سید سمیع اللہ صاحب
39	مکرم نور الامین صاحب ابن مکرم نذیر احمد نسیم صاحب
40	مکرم چوہدری محمد مالک صاحب چدھڑ ابن مکرم چوہدری فتح علی صاحب
41	مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب ابن مکرم شیخ امیر احمد صاحب
42	مکرم سید لئیق احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب
43	مکرم محمد اشرف بھلر صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب
44	مکرم مبارک احمد طاہر صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب
45	مکرم انیس احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب
46	مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب
47	مکرم سعید احمد طاہر صاحب ابن مکرم صوفی منیر احمد صاحب
48	مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب ابن مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب
49	مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب
50	مکرم چوہدری حفیظ احمد کاہلوں صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم چوہدری نذیر حسین سیالکوٹی صاحب
51	مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب
52	مکرم اعجاز الحق صاحب ابن مکرم رحمت حق صاحب
53	مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب ابن مکرم شیخ محمد منشاء صاحب
54	مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب ابن مکرم عبداللطیف پراچہ صاحب
55	مکرم مرزا ظفر احمد صاحب ابن مکرم مرزا اصفدر جنگ ہمایوں صاحب
56	مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم اکبر علی صاحب
57	مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب ابن مکرم شیخ شمس الدین صاحب
58	مکرم مرزا منصور بیگ صاحب ابن مکرم مرزا سرور بیگ صاحب
59	مکرم میاں منیر عمر صاحب ابن مکرم مولوی عبدالسلام عمر صاحب
60	مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب ابن مکرم چوہدری یوسف خان صاحب
61	مکرم ارشد محمود بٹ صاحب ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب
62	مکرم محمد حسین ملہی صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب
63	مکرم مرزا محمد امین صاحب ابن مکرم حاجی عبدالکریم صاحب
64	مکرم ملک زبیر احمد صاحب ابن مکرم ملک عبدالرشید صاحب
65	مکرم چوہدری محمد نواز ججہ صاحب ابن مکرم چوہدری غلام رسول ججہ صاحب
66	مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ابن مکرم شیخ حمید احمد صاحب
67	مکرم عبدالرحمٰن صاحب ابن مکرم محمد جاوید اسلم صاحب
68	مکرم نثار احمد صاحب ابن مکرم غلام رسول صاحب
69	مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب
70	مکرم میاں محمد سعید درد صاحب ابن مکرم حضرت میاں محمد یوسف صاحب
71	مکرم محمد یحییٰ خان صاحب ابن مکرم حضرت ملک محمد عبداللہ صاحب
72	مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالشکور میاں صاحب
73	مکرم لعل خان صاحب ناصر ابن مکرم حاجی احمد صاحب
74	مکرم ظفر اقبال صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب
75	مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم عبدالحمید جاوید صاحب
76	مکرم مبارک علی اعوان صاحب ابن مکرم عبدالرزاق صاحب
77	مکرم عتیق الرحمٰن صاحب ظفر ابن مکرم محمد شفیع صاحب
78	مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم مجید احمد صاحب
79	مکرم احسان احمد خان صاحب ابن مکرم وسیم احمد خان صاحب
80	مکرم منور احمد قیصر صاحب ابن مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب
81	مکرم حسن خورشید اعوان صاحب ابن مکرم ملک خورشید اعوان صاحب
82	مکرم ومحترم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب
83	مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم عبدالقدوس صاحب
84	مکرم ملک وسیم احمد صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب چکوال
85	مکرم نذیر احمد صاحب ابن مکرم محمد یٰسین صاحب
86	مکرم محمد حسین صاحب ابن مکرم نظام دین صاحب

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

پرچہ روحانی خزائن جلد 23

(چشمہ معرفت و پیغام صلح صفحہ 245 تا آخر)

دفتری استعمال

ID: ____________

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2010ء

کل نمبر 100

ہدایات: ① یہ پرچہ 15 نومبر 2010ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ پرچہ ایک سادہ کاغذ پر حل کر کے اپنی مقامی جماعت کے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد کو بھی جمع کرواسکتے ہیں۔ نیز بذریعہ فیکس نمبر:047-6213590 یا ای میل:nazarat.markazia@gmail.com بھی بھجوا سکتے ہیں۔ ② اس پرچہ میں کامیاب ہونے والوں کو نظارت کی طرف سے سندی جائے گی۔ اس لئے پرچہ پر اپنا نام، ولدیت یا زوجیت، تنظیم، جماعت اور ایڈریس صاف اور واضح لکھیں تا کہ آپ کو جو سند ملے اس پر آپ کے کوائف درست پرنٹ ہوں۔ ③ حصہ اول کے ہر سوال کے دو نمبر ہیں۔ حصہ دوم کے ہر سوال کے تین نمبر اور حصہ سوم کے ہر سوال کے دس نمبر ہیں۔ کل 100 نمبر کا پرچہ ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

نام .... ولدیت/ زوجیت .... ذیلی تنظیم ....

پتہ .... ضلع .... نام جماعت/حلقہ .... دستخط مع تاریخ

حصہ اول

درج ذیل سوالات کے تین آپشنز میں سے صحیح کا نمبر آخری خانہ میں درج کریں۔ (20)

نمبر شمار	سوال	آپشنز	جواب کا نمبر
مثال	حضرت مسیح موعود نے پیغام صلح کا مضمون وفات سے کتنے روز قبل تحریر فرمایا؟	(۱) 5 (۲) 2 (۳) 4	۲
1	سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب کے مصنف کا نام کیا ہے؟	(۱) پرکاش دیوجی (۲) ڈاکٹر برنئیر (۳) نولڈکے	
2	ہجرت حبشہ کے موقع پر شاہ حبشہ کے سامنے کس صحابیؓ نے اپنا حال بیان فرمایا؟	(۱) حضرت زید بن ثابتؓ (۲) حضرت اسامہؓ (۳) حضرت جعفرؓ	
3	لیکھرام کی کتاب کا نام کیا ہے؟	(۱) تردید براہین احمدیہ (۲) خبط احمدیہ (۳) ستیارتھ پرکاش	
4	کسوف خسوف کی حدیث کس کتاب میں ہے؟	(۱) صحیح بخاری (۲) دارقطنی (۳) صحیح مسلم	
5	ستارے ٹوٹنے کا نشان کب ظاہر ہوا؟	(۱) دسمبر 1886ء (۲) جنوری 1886ء (۳) نومبر 1885ء	
6	بلعم باعور کس نبی سے ٹکر لینے کے نتیجہ میں ولایت اور قرب کے مقام سے گرایا گیا؟	(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام	
7	سرخی کے چھینٹوں کے واقعہ کے وقت کون وہاں موجود تھے؟	(۱) حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب (۲) حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب (۳) حضرت اماں جان	
8	’’نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں‘‘ کس کا قول ہے؟	(۱) حضرت مسیح موعود (۲) حضرت ابراہیمؑ (۳) حضرت عیسیٰؑ	
9	عبرانیوں کے مذہب نے ہمیشہ کے لئے خدا کا تخت کس ملک کو قرار دیا؟	(۱) شام (۲) فلسطین (۳) یونان	
10	رسول اللہ ﷺ نے غار ثور میں کتنی راتیں قیام کیا؟	(۱) 4 (۲) 2 (۳) 3	

حصہ دوم

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (30)

1۔ مُثلہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

....

2۔ خدا کے کلام اور حدیث النفس میں کیا فرق ہوتا ہے؟

....

....

3۔ سورۃ الرّوم کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

....

4۔ شیخ محی الدین ابن عربی نے مسیح موعود کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

....

....

5۔ اپنے رب عظیم کے حوالہ سے نماز میں رسول اللہ ﷺ کیا کہتے تھے؟

....

6۔ لمّہ شیطان اور لمّہ ملک کیا ہے؟

....

....

7۔ حضرت کرشن کا ذکر کس حدیث میں ہے؟

8۔ ایمان دار تین قسم کے ہیں۔ تیسرے درجے کے کون لوگ ہیں؟

9۔ حضرت بابا نانک صاحب کے تبرکات سے کیا دلیل ملتی ہے؟

10۔ سری کرشن کا کیا دعویٰ تھا اور ہندوان کو کیا تسلیم کرتے ہیں؟

حصہ سوم

مندرجہ ذیل سوالات میں سے پانچ کے جوابات لکھیں۔ **(50)**

سوال نمبر1: رسول کریم ﷺ کی زندگی میں وہ کون سے پانچ مواقع انتہائی نازک آئے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا؟

جواب:

سوال نمبر2: کسوف خسوف کے نشان کی تفصیل بیان کریں۔

جواب:

سوال نمبر3: حضرت مسیح موعود کا ذکر قرآن کریم میں کہاں آیا ہے؟

جواب:

سوال نمبر4: عبادالرحمان کی قرآن شریف نے کیا علامات لکھی ہیں؟

جواب:

سوال نمبر5: چولہ بابا نانک صاحب کیا ہے؟ اور اس پر درج تحریرات سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

جواب:

سوال نمبر6: قرآن شریف کی امتیازی خوبی بیان کیجئے۔

جواب:

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

(قسط ہفتم)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا قیام مصر

حضرت مرزا شریف احمد صاحب دورۂ یورپ میں حضرت مصلح موعود کے ساتھ تھے۔حضور انور اپنے وفد کے ہمراہ لندن سے قادیان کے لئے 25 اکتوبر 1924 کو روانہ ہوئے تو راستے میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو آپ نے عربی زبان میں مہارت حاصل کرنے کیلئے مصر ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا۔لہٰذا آپ مصر میں دو ماہ سے زائد عرصہ تک قیام فرمانے کے بعد 19 جنوری 1925ء کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص550)

شام و فلسطین مشن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے سفر یورپ سے واپسی کے بعد 1925ء میں شام میں نیا مشن کھولنے کے لئے حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو روانہ فرمایا۔چنانچہ یہ دونوں بزرگ 27/جون 1925ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور 17/جولائی 1925ء کو دمشق پہنچے۔

مربیان کے لئے نصائح

ان دونوں بزرگوں کو الوداع کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو نصائح فرمائیں وہ مربیان کے لئے خصوصاً اور افراد جماعت کے لئے عموماً مشعل راہ ہیں۔حضور نے فرمایا:

''اہل عرب کے ہم پر بہت بڑے احسان ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ ہم تک اسلام پہنچا۔ ہمارا رونگٹا رونگٹا ان کے احسان کے نیچے دبا ہوا ہے۔ ان کا بدلہ دینے کے لئے ہمارے یہ (مربی) وہاں جارہے ہیں۔ ان میں سے سید ولی اللہ شاہ صاحب پر دوہری ذمہ داری ہے۔ کیونکہ انہوں نے علم بھی اس ملک سے حاصل کیا ہے۔ اب ان کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ان لوگوں کو روحانی علم دیں۔مگر ساتھ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ (مربی) حیثیت سے نہیں جارہے بلکہ مدبّر کی حیثیت سے جارہے ہیں۔ان کا کام یہ دیکھنا ہے کہ اس ملک میں کس طرح (دعوت الی اللہ) کرنی چاہئے۔ (مربی) کی حیثیت سے مولوی جلال الدین صاحب جارہے ہیں۔ان کو اسی مقصد کے لئے اپنا وقت صرف کرنا چاہئے تا کہ ان کے جانے کا مقصد فوت نہ ہو جائے ......ان کا یہ کام ہے کہ ان کے ذریعہ جو جماعت خدا تعالیٰ پیدا کرے اس کا تعلق مرکز سے اس طرح قائم کریں جس طرح عضو کا تعلق جسم سے ہوتا ہے۔کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو ہماری ترقی ہی موجب تنزّل ہوگی۔...... پس (مربیان) کا سب سے مقدم فرض یہ ہے کہ احمدیت میں داخل ہونے والوں کا آپس میں ایسا رشتہ اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں جس کی وجہ سے ساری جماعت اس طرح متحد ہو کہ کوئی چیز اسے جدا نہ کر سکے۔ اگر شامی احمدی ہوں تو انہیں یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ ہم ''شامی احمدی'' ہیں، اسی طرح جو مصری احمدی ہوں ان کے دل میں یہ خیال نہ ہونا چاہئے کہ ہم ''مصری احمدی'' ہیں ...... کیونکہ مذہب ...... وطنیت کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے نہیں کہ حب وطن مٹانا چاہتا ہے۔ (دین) تو خود کہتا ہے حب الوطن ایمان کی علامت ہے۔مگر وہ وطن کو ادنیٰ قرار دیتا ہے اور اس سے اعلیٰ یہ خیال پیش کرتا ہے کہ ساری دنیا کو اپنا وطن سمجھو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انسانیت کو وطن سمجھو۔دنیا سے مراد تو وہ انسان ہوتے ہیں جو زندہ ہوتے ہیں مگر انسانیت سے مراد وہ تمام انسان ہیں جو پہلے گزر چکے اور آئندہ آئیں گے۔ایک ......کا کام جہاں پہلوں کی نیکیوں کو قائم کرنا اور ان کے الزامات کو مٹانا ہوتا ہے وہاں آئندہ نسلوں کے لئے سامان رُشد پیدا کرنا بھی ہوتا ہے۔اس کے لئے انسانیت ہی مطمح نظر ہو سکتی ہے۔ پس ہمارے (مربیان) کو یہ مقصد مدنظر رکھ کر کھڑا ہونا چاہئے اور ہمیشہ اسی کو مدنظر رکھنا چاہئے''۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 522-523)

حضرت حافظ روشن علی صاحب کی نصیحت

اس موقعہ پر مولانا شمس صاحب کو آپ کے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب نے بھی چند نصائح فرمائیں جن میں سے ایک یہ تھی:

''قائم مقام پیدا کرنے کی ہر وقت کوشش کرنا۔اس کے واسطے کسی اچھے شخص کو منتخب کر کے اس سے خاص دوستی کرنا کہ اگر تمہارے جسم کو روح سے علیحدہ کیا جائے تو فوراً وہ روح دوسرے جسم کے ساتھ کام کرنے لگ جائے''۔

حضرت مولانا شمس صاحب فرماتے ہیں:

''میں نے حتّی الامکان اپنے استاد مرحوم کی ان ہدایات کو مدنظر رکھا اور شام کے علاقہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسا دوست عطا کر دیا (یعنی سید منیر الحصنی صاحب) جن کو مَیں نے اپنے استاد مرحوم کی ہدایت کے مطابق تیار کیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اہل بھی ثابت ہوئے۔ جب مجھے اچانک دمشق چھوڑ کر حیفا جانا پڑا تو انہوں نے دمشق میں لوائے احمدیت کو قائم رکھا اور سلسلہ کی ...... کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی۔''

(رسالہ الفرقان دسمبر 1960ء صفحہ 18)

سفر دمشق کا ایک واقعہ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اپنے اس سفر کے بارہ میں لکھتے ہیں:

''یکم جولائی کو بمبئی سے ہمارا جہاز روانہ ہوا اور 11/جولائی کو سویز پہنچا۔ جہاز میں بھی چند اصحاب سے حضرت مسیح موعود کے متعلق گفتگو ہوئی جن میں سے تین عرب مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بھی انہیں بعض مسائل کے متعلق سمجھایا اور مَیں نے حضرت مسیح موعود کی کتاب ''الاستفتاء'' اور ''مواہب الرحمٰن'' سے ایک حصہ سنایا۔ان میں سے ایک عالم تھا وہ کہنے لگا: بہت عرصہ ہوا ہے (کسی) نے اس مدعی کے متعلق علماء مدینہ سے کفر کا فتویٰ طلب کیا تھا۔ جو کچھ اس نے لکھا تھا اس بناء پر انہوں نے کفر کا فتویٰ دے دیا۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے خود مدعی کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا۔آپ کو یہ کتابیں ضرور وہاں بھیجنی چاہئیں۔انہوں نے بہت اصرار کیا کہ یہ کتاب ضرور مجھے دے دیں مگر ہمارے پاس اس کا کوئی اور نسخہ نہیں تھا۔آخر ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے عربی ترجمہ کی ایک کاپی دی گئی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے ضرور خط و کتابت جاری رکھیں۔

(الفضل 18/اگست 1925ء صفحہ 2 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلد اوّل صفحہ 151-152)

اس عرب عالم کا مخالفین احمدیت کے حوالہ سے یہ جملہ کہ 'انہوں نے خود مدعی کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا'، بہت اہم ہے۔ بلاد عربیہ میں خصوصاً اور باقی دنیا میں عموماً لوگوں کے پاس احمدیت کے بارہ میں معلومات کا مصدر جماعت کے مخالفین کی کتب ہیں جنہوں نے ایک دفعہ جھوٹ اور افتراء کی راہ سے غلط اور من گھڑت باتیں شائع کر دیں اس کے بعد انہی کتب سے لوگ نقل کرنے لگے اور کسی نے نہ تو اخلاقیات اور صحافتی اقدار کی پاسداری کی، نہ ہی تحقیق کے دیانتدارانہ طریق کو اپناتے ہوئے اس جماعت کی اصل کتب اور لٹریچر کے مطالعہ سے یا افراد جماعت سے رابطہ کر کے حق جاننے کی کوشش کی۔اس میں بھی کئی فوائد مضمر تھے۔

اوّل تو یہ کہ جب بظاہر بڑے بڑے علماء یوں نقل در نقل کے مرتکب ہوئے تو حقیقت معلوم ہونے پر ان کے علم کی قلعی بھی کھل گئی۔اور ان کی دیانتداری بھی لوگوں پر آشکار ہوگئی کہ ایک ایسا معاملہ جس میں ایک مدعی کی صداقت یا افتراء کا فیصلہ کرنا مقصود تھا اس میں انہوں نے متعصب لوگوں کی رائے کو بلا تحقیق اپنا لیا اور اس صادق اور معصوم کے کفر کے مرتکب ہوئے۔

دوسرا یہ کہ جب ایسے افراد جنہوں نے ان نام نہاد علماء کی زبانی احمدیت سے منسوب عجیب وغریب خرافات اور نہایت غلط خبریں سن رکھی تھیں جب خود انہیں سلسلہ کی کتب پڑھنے کا اتفاق ہوا تو یکدم انکی کایا پلٹ گئی اور وہ احمدیت کی گود میں آ گئے۔

لہٰذا ہمیں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں اس امر کو بطور خاص یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب اور آپ کے کلام میں جو تاثیر ہے وہ ہماری کسی دلیل میں نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ لوگوں کو امام الزمان کا کلام پڑھنے کو دیں کیونکہ یہ کلام بذات خود ایک معجزہ ہے۔ آج اللہ کے فضل سے خلفائے احمدیت کی رہنمائی میں عربی زبان میں بہت مفید لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب بھی شائع ہو رہی ہیں اور انٹرنیٹ پر بھی یہ سارا مواد دستیاب ہے۔ احباب کو چاہئے کہ یہ کتب خریدیں اور عربوں میں دعوت الی اللہ کے لئے انہیں استعمال کریں۔

دمشق کا پہلا احمدی

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دمشق پہنچتے ہی دینی مہمات شروع کر دیں اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کوششوں کو پھل لگنے شروع ہوئے۔

ابدال الشام میں سے سب سے پہلے حضرت السید محمد سعید الشامی الطرابلسی صاحب (جو کہ بیروت کے علاقہ سے تھے) کے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہونے کے واقعہ کی طرح شام کے علاقہ دمشق کے پہلے احمدی کا واقعہ بھی نہایت ایمان افروز ہے۔

دمشق کے پہلے احمدی مکرم مصطفیٰ نویلاتی صاحب تھے۔ آپ علوی شیعہ تھے۔ آپ کے والد صاحب ایک عارف باللہ انسان تھے۔ان کا اندازہ تھا کہ امام مہدی کا ظہور کسی مشرقی ملک میں ہو چکا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے بعض ہم خیال

دوستوں کے ساتھ امام مہدی کی تلاش میں ایران، عراق اور افغانستان کے علاقوں تک بھی گئے، لیکن انہیں امام مہدی کے بارہ میں کوئی خبر نہ مل سکی۔ مصطفیٰ نویلاتی صاحب کے والد صاحب کی امام مہدی سے ملاقات کی امید جب دم توڑنے لگی اور موت کا احساس دامنگیر ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے مصطفیٰ نویلاتی صاحب کو بلایا اور انہیں چند سونے کی اشرفیاں دیں اور کہا کہ جب تم امام مہدی سے ملو تو انہیں میری طرف سے یہ اشرفیاں بطور چندہ دینا۔

جب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس دمشق تشریف لائے تو مصطفیٰ نویلاتی صاحب وہ پہلے شخص تھے جو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے والد کی دی ہوئی اشرفیاں مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حوالے کر دیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 252۔ سلسلہ احمدیہ صفحہ 378-379۔ مقالات ورود الأحمدیۃ از نذیر مرادنی صفحہ 25-26۔ مکرم طٰہٰ قزق صاحب آف اردن کی بلاد شام میں احمدیت کے بارہ میں غیر مطبوعہ یادداشتیں)

دمشق پر اتمام حجت اور مربیان کی مساعی

1925ء میں سیریا پر فرانس کا قبضہ تھا۔ ان دنوں میں جبل دروز سے سلطان باشا الأطرش کی سربراہی میں تحریک انقلاب اٹھی جو دیکھتے ہی دیکھتے پورے شام میں پھیل گئی۔ اس کے نتیجہ میں ملک میں جنگ کے حالات پیدا ہوگئے اور شام کی فرانسیسی حکومت نے دمشق پر مسلسل بمباری کر کے تباہی مچادی۔ مگر ان ناموافق حالات میں بھی یہ دونوں مجاہد پیغامِ حق پہنچاتے رہے اور یکم اپریل 1926ء تک دمشق میں ایک جماعت پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

(از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 522-523)

......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس بارہ میں فرمایا:

''شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب کے جانے کے بعد دمشق پر جو عذاب آیا وہ بتاتا ہے کہ ہم نے جو دمشق کے متعلق سمجھا تھا کہ اس کے لئے انذار اور تبشیر کا وقت آگیا ہے وہ درست تھا۔ ادھر مَیں وہاں گیا، پھر یہ (مربی) بھیجے گئے۔ اس کے بعد وہاں ایسا عذاب آیا کہ دشمن بھی اعتراف کر رہے ہیں کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ...... یہ عذاب استثنائی صورت رکھتا ہے اور بتاتا ہے کہ خداتعالیٰ کے نزدیک دمشق مخاطب ہوگیا ہے۔...... ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے شام کے (مربیان) نے جو کام کیا وہ اس حد تک ہے کہ انہوں نے (دعوت الی اللہ) کو جاری رکھا اور وقت کو خطرات کی وجہ سے ضائع نہیں کیا۔ پہلی خوبی تو ان کی یہ ہے کہ انہوں نے حالات کے اس قدر خطرناک ہو جانے پر یہ نہ کہا کہ ہمیں (دعوت الی اللہ) کے لئے بھیجا گیا تھا نہ کہ میدان جنگ میں رہنے کے لئے اس لئے ہمیں واپس بلا لیا جائے۔ یہی ان کی خوبی دین اور سلسلہ سے محبت کی دلیل ہے۔ اور کئی ایک ایسے ہوتے ہیں جو کہہ اٹھتے ہیں کہ ہمیں جان کا خطرہ ہے ہمیں واپس بلا لو۔ ...... بہر حال ہمارے (مربیان) نے جو کچھ ہوسکتا تھا کیا اور اب مولوی جلال الدین صاحب جس خطرہ میں کام کر رہے ہیں اس کی وجہ سے جماعت کو ان کی قدر کرنی چاہئے۔ ...... میرے نزدیک علاوہ اس اخلاص کے اظہار کے جو شام کے (مربیان) نے کیا اور عین گولہ باری کے نیچے (دعوت الی اللہ) کی، اس پر ہمارے دشمن بھی حیران ہیں۔......اس بارہ میں بعض غیر احمدیوں سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے ہمارے (مربیان) کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور کہا آپ ہی کے (مربی) کام کرنے والے لوگ ہیں جو کسی خطرہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مجھے تعجب ہوگا اگر غیر احمدی تو ہمارے (مربیان) کی قدر کریں مگر احمدی نہ کریں''۔

(الفضل 18 رجون 1926ء صفحہ 4 تا 7 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلد اول صفحہ 168 تا 170)

علامہ المغربی کی عربی دانی

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں:

''ایک دن مَیں اور حضرت مولانا شمس صاحب دارالدعوۃ میں بعض دوستوں سے احمدیت کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے کہ شیخ عبد القادر المغربی مرحوم تشریف لائے اور بیٹھ کر ہماری باتیں سنیں۔ اثنائے گفتگو میں استخفاف سے اپنی سابقہ ملاقات کا ذکر کیا اور جو مشورہ حضور کو دیا تھا اسے دہرایا اور رندانہ کہا کہ الہامات کی عربی عبارت بھی درست نہیں۔ مَیں نے خطبہ الہامیہ ان کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ پڑھیں کہاں عربی غلط ہے۔

انہوں نے اونچی آواز سے پڑھنا شروع کیا اور ایک دو لفظوں سے متعلق کہا کہ یہ عربی لفظ ہی نہیں ...... مولانا شمس صاحب نے تاج العروس (عربی لغت کی کتاب) الماری سے نکالی اور وہ لفظ نکال کر دکھائے۔ سامعین کو حیرت ہوئی اور مَیں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے کہا:

''کہلاتے تو آپ ادیب ہیں لیکن آپ کو اتنی عربی بھی نہیں آتی جتنی میرے شاگرد کو''۔ (شمس صاحب ان دنوں مجھ سے انگریزی پڑھتے تھے) اس پر انہیں بڑا غصہ آیا اور یہ کہتے ہوئے اٹھے اور کمرے سے باہر چلے گئے أریک غدًا نجوم الظہر کل مَیں تمہیں ظہر کے تارے دکھاؤں گا (یہ عربی زبان کا محاورہ ہے۔ اُردو زبان میں اس کے بالمقابل کہتے ہیں دن میں تارے دکھانا۔ ناقل)۔ مَیں نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ سامعین میں سے کچھ متاثر ہیں ان سے کہا: یہ میرے پرانے دوست ہیں۔ صلاح الدین ایوبیہ کالج میں علمِ ادب پڑھایا کرتے تھے اور سامعین کو علم تھا کہ مَیں بھی وہاں پڑھایا کرتا تھا۔ مَیں نے کہا انہیں خطبہ الہامیہ پڑھ کر ایسی رائے کا اظہار نہ کرنا چاہئے تھا۔ بجائے ناواقف ہونے کے انہیں حق بات مان لینی چاہئے تھی۔ جب دوست چلے گئے اور شام ہوگئی تو شمس صاحب نے مجھ سے کہا: حضرت خلیفۃ المسیح نے الوداع کرتے وقت آپ کو یہ نصیحت کی تھی کہ شیخ عبدالقادر المغربی سے نہیں بگاڑنا۔ وہ آپ کے دوست ہیں اور ان کا شہر میں بڑا اثر ہے۔ مَیں نے شمس صاحب سے کہا: فکر نہ کریں، وہ میرے دوست ہیں، مَیں انہیں ٹھیک کر لوں گا۔ کل صبح ہم دونوں ان کے پاس جائیں گے۔ دوسرے دن صبح سویرے ہم دونوں ان کے مکان پر گئے۔ دستک دی تو مغربی صاحب تشریف لے آئے اور آتے ہی مجھ سے بغلگیر ہوئے اور مجھے بوسہ دیا اور کہا کہ آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ مَیں آپ کی طرف آنا ہی چاہتا تھا۔ اندر تشریف لے آئیں، قہوہ پئیں اور مَیں آپ کو دکھاؤں کہ میری رات کیسے گزری۔ ہم اندر گئے تو انہوں نے رسالہ الحقائق عن الأحمدیہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا: یہ رسالہ میرے ہاتھ میں تھا اور غصہ میں باہر آیا اور پختہ ارادہ کیا کہ اس رسالہ کا ردّ شائع کروں۔ مَیں نے حدیث اور تفاسیر کی کتب جو میرے پاس تھیں وہ میز پر رکھ لیں اور عشاء کی نماز پڑھ کر ردّ لکھنا شروع کر دیا۔ ادھر سے رسالہ پڑھتا اور ردّ لکھنے کے لئے کتابیں دیکھتا۔ ایک ردّ لکھتا اس میں تکلف معلوم ہوتا، اسے پھاڑا، ایک اور ردّ لکھتا اسے بھی پھاڑا اور اسی طرح رات بہت گزر گئی۔ بیوی نے کہا: رات بہت گزر گئی آرام کر لیں۔ مَیں نے کہا سید زین العابدین نے مجھے بہت ذلیل کیا ہے اور مَیں یہ ردّ لکھ کر سوؤں گا۔ چنانچہ صبح کی اذان ہوئی اور مَیں ردّ لکھنے کے بعد اس طرح کاغذ پھاڑتا جاتا اور چمنی کی طرف اشارہ کیا کہ وہ دیکھو ڈھیر۔ جب اللہ اکبر کی آواز میرے کان میں پڑی تو میرے نفس نے مجھے کہا: صداقت بہت بڑی شئے ہے اور تمہارا اس طرح بناوٹ سے ردّ کرنا درست نہیں۔

مَیں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اب ایک کلمہ مخالفت کا مجھ سے نہیں سنیں گے۔ آپ کے خیالات سراسر...... ہیں اور آپ آزادی سے...... کریں اور پوچھنے والوں سے میں آپ کے حق میں اچھی بات ہی کہوں گا۔ لیکن مَیں آپ کے فرقہ میں داخل نہیں ہوں گا کیونکہ فرقہ بندی سے مجھے نفرت ہے......اور مرحوم آخری دم تک جماعت کی تعریف ہی کرتے رہے۔

(حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب صفحہ 27 تا 29)

گرانقدر مساعی

حضرت شاہ صاحب نے دمشق میں اپنے مختصر قیام کے دوران عربی زبان میں ترجمہ و تالیف کا عظیم الشان کام سرانجام دیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی کتاب ''کشتی نوح'' کا عربی میں ترجمہ کیا۔ ایک ٹریکٹ ''الحقائق عن الأحمدیۃ'' چھپوایا اور ایک مبسوط کتاب ''حیاۃ المسیح ووفاتہ'' کے نام سے شائع کی جس کا عیسائیوں کے علاوہ بڑے بڑے علماء اور فلاسفروں پر بھی بہت گہرا اثر پڑا۔ چنانچہ مصر کے مشہور مفکر احمد زکی پاشا نے تسلیم کیا کہ وفات مسیح کے متعلق جو تحقیق احمدیوں نے کی ہے اس سے ...... کی برتری ثابت ہوتی ہے اور عیسائیت پر کاری ضرب لگتی ہے۔ نیز انہوں نے کہا کہ اگر احمدیت وفات مسیح سے متعلق اس تحقیق کے سوا اور کچھ نہ بھی پیش کرتی تب بھی یہ بات ان کے لئے تمام فرقوں پر فخر اور برتری کے لئے کافی ہوتا۔

ان کے علاوہ محسن البرازی بیک نے (جو حکومت شام کے سابق وزیر تھے) کہا کہ افسوس اگر میرے دنیوی مشاغل مانع نہ ہوتے تو سب سے بہترین کام جس کے اختیار کرنے میں فخر کرتا وہ......تھا جسے احمدی انجام دے رہے ہیں۔

دمشق سے واپسی

ان دنوں عراق میں امیر فیصل اوّل کی حکومت تھی۔ وہاں پر جماعت کا کوئی مرکزی مربی موجود نہ تھا۔ ہندوستانی احمدی انفرادی طور پر دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے تھے۔ لیکن حکومت عراق نے وہاں دعوت الی اللہ کی ممانعت کر دی اور ان کے پرائیویٹ اجتماعات پر بھی پابندی لگا دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہندوستان واپس آتے ہوئے عراق کے راستہ سے آئیں اور ان ناروا پابندیوں کے اٹھائے جانے کے لئے کوشش کریں۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحب اوائل 1926ء میں بغداد پہنچے، اس سفر کی ابتداء میں آپ شام کے شہر حمص تشریف لے گئے جہاں عیسائیت کے بڑے بڑے علماء اور عربی زبان کے ادباء میں بڑے مؤثر انداز میں دعوت الی اللہ کی۔ آپ کی اس مساعی کا ذیل میں مختصراً تذکرہ کیا جاتا ہے۔

یا قلبی اذکر أحمدا

حمص میں آپ نے مرحوم عیسیٰ خوری کے ہاں جو بہت بڑے ادیب اور مؤرخ تھے قیام کیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

یہ سب سے بڑے گرجے کے نگران قسیس تھے۔ خوری صاحب اس سے قبل بمعہ تین عیسائی ادباء کے مجھ سے دمشق ملنے آئے تھے، کہا کہ وہ تحقیق کی غرض سے آئے ہیں۔ اخباروں میں میرے بعض مقالات پڑھے ہیں۔ دوران گفتگو عیسیٰ خوری نے بتایا کہ مصر کے کسی رسالہ یا اخبار میں دیرہوئی انہوں نے پڑھا تھا کہ اصل میں عالم تو نور الدین (حضرت خلیفۃ المسیح الأول) ہیں جنہوں نے حجاز میں تعلیم حاصل کی اور خود بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم معمولی ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے ہم سے پوچھا کہ ان دونوں کا کوئی کلام عربی میں ہے جسے دیکھ کر وہ اندازہ کرسکیں؟ شمس صاحب نے قصیدہ خلیفہ اول جو براہین احمدیہ کی تعریف میں ہے انہیں دیا۔ چند شعر پڑھ کر انہوں نے کہا اس میں وزن کے لحاظ سے فلاں فلاں نقص ہے۔ مَیں نے یاقلبی اذکر أحمدا کا قصیدہ ان کے سامنے رکھا اور بتایا کہ یہ قصیدہ حضرت مسیح موعود کا ہے۔ انہوں نے شعر پڑھنے شروع کئے اور پڑھتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ وجد میں آ گئے۔ بے اختیار کہنے لگے: یہ تو اعلیٰ درجہ کی عربی ہے۔ ملاقات کے آخر میں عیسیٰ خوری صاحب اور ان کے ساتھیوں نے باصرار دعوت دی کہ میں حمص آؤں۔ عیسیٰ خوری صاحب نے کہا میں ان کا مہمان ہوں گا۔

چنانچہ انہوں نے پانچ دن ٹھہرایا۔ کثرت سے عیسائی مرد اور عورتیں ملاقات کے لئے آتے۔ دلچسپی سے میری باتیں سنتے عیسیٰ خوری صاحب میری شائع شدہ کتابیں۔ 1) الخطاب الجلیل، 2) التعلیم، (کشتی نوح کا ترجمہ)، 3) کتاب حیاۃ المسیح ووفاتہ، اور 4) الحقائق عن الأحمدیہ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

ہفتہ کی شام کو مَیں حمص پہنچا تھا اگلی صبح وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گرجے میں لے گئے جو فتح حمص سے قبل عیسائیوں کے قبضہ ہی میں رہا۔ ان کی عورتیں بھی ساتھ تھیں جنہوں نے اسلامی طرز کا پردہ کیا ہوا تھا۔ عیسیٰ خوری صاحب عبادت کے بعد مراقبہ کے لئے ایک الگ حجرہ میں گئے۔ مَیں ایک طرف کھڑا تھا کہ عربی طرز کے لباس میں خوش پوش خوش شکل چند نوجوان میرے پاس آئے۔ اور مجھ سے پوچھا: کیا آپ بھی مسیح کے ماننے والے ہیں؟ مَیں نے کہا: جی ہاں، میں مسیح اول اور مسیح ثانی دونوں پر ایمان لاتا ہوں تو ان میں سے ایک نے کہا: کیا آپ احمدی ہیں؟ مَیں نے کہا: میں احمدی ہوں اور ان سے پوچھا آپ جانتے ہیں کہ احمدی کون ہیں؟ کہنے لگے ہاں ان کے دو مربی دمشق میں آئے ہوئے ہیں اور ہمارے عیسیٰ خوری صاحب ان سے مل کے آئے ہیں۔ اور ان کی کتابیں بھی لائے ہیں۔ اور وہ کتابیں درسًا پڑھ کے سنائی ہیں۔ مَیں نے پوچھا ان کتابوں کے متعلق ان کی کیا رائے ہے؟ وہ کہنے لگے بخدا باتیں تو بالکل سچی ہیں اور ان میں ہماری کتابوں ہی کے حوالے ہیں یعنی انجیل وغیرہ کے اور عیسیٰ خوری صاحب احمدیوں کے خیالات کی تعریف کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک نوجوان نے کہا: کیا آپ سید زین العابدین کو جانتے ہیں؟ مَیں نے کہا کہ مَیں اسے جانتا تو ہوں۔ جب پانچویں دن عیسائیوں کے ایک مدرسہ میں میری تقریر کا انتظام ہوا تو وہ نوجوان بھی مجھے ملے اور ہنس کر کہا: جواب تو آپ نے ٹھیک دیا تھا کہ آپ سید زین العابدین کو جانتے ہیں۔

اس سے گزشتہ رات عیسیٰ خوری صاحب کے ہال میں جو بہت وسیع کمرہ تھا عیسائی عورتیں اور مرد جمع ہوئے اور اتفاق سے اس رات ایک بجے تک بارش ہوتی رہی۔ اس لئے گفتگو کرنے کا بڑا موقع ملا۔ سب نے اطمینان سے سوالات کئے اور اطمینان سے جوابات سنے۔ ان کا آخری سوال الہام اور وحی سے متعلق تھا اور دوران گفتگو میں ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کلمات الہام جو حضرت احمد پر نازل ہوئے تھے وہ سنائیں۔ مجھے کافی یاد تھے مَیں نے سنانے شروع کئے۔ سامعین میں میرے قریب ہی ایک بہت ہی بوڑھے قسیس سفید ریش بیٹھے تھے، کمر کمان کی طرح، پادریوں میں ان کا منصب بہت بڑا تھا، جیسا کہ ان کے عصا اور کمر کی ڈوری اور نشانات سے ظاہر تھا۔ ان کے ابرو جھکے ہوئے، شکل متبرک انسان کی سی۔ وہ اپنے عصا کا سہارا لیتے ہوئے اٹھے۔ اور دائیں بائیں سامعین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے: یہ میرے بیٹے اور بیٹیاں ہیں جو بخوبی جانتے ہیں کہ مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی مداہنت نہیں کی۔ پس مَیں آج ان تمام لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جس طرح میں مسیح اول پر ایمان لاتا ہوں ایسا ہی مسیح ثانی پر ایمان لاتا ہوں اور یہ کہہ کر بڑے وقار اور خاموشی سے بیٹھ گئے اور ہال میں سناٹا چھا گیا۔

ایک صوفی منش بزرگ

بارش مدہم ہو چکی تھی اور ایک کونے میں ایک صوفی منش بزرگ ہماری باتیں سن رہے تھے۔ عیسیٰ خوری صاحب نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ یہ عالم اور صوفی ہیں اور ان کے بچپن کے دوست اور کہا: آپ کی کتابیں میں نے ان کو پڑھا دی ہیں۔ یہ آپ کے خیالات سے متفق ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی جماعت میں داخل ہونے کی کیا شرائط ہیں؟ مَیں نے مکرم شمس صاحب کا پتہ دیا اور آخر ان کے ذریعہ وہ جماعت میں داخل ہو گئے۔

(حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب صفحہ 33 تا 36)

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:

دوسرے دن ہم تقریر کرنے کے بعد معہ اہلیہ اور برادر نسبتی بغداد کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں آسوری قبائل میں گذر ہوا۔ انہیں پیغام احمدیت پہنچاتے ہوئے تربیتی رسالہ الحقائق عن الاحمدیہ تقسیم کرتے ہوئے دسویں دن ہم بغداد پہنچے۔ بغداد میں میرے قدیم دوست اور نہایت ہی محبّ دوست مرحوم رستم حیدر تھے جو صلاح الدین ایوبیہ کالج میں ناظم الدروس تھے اور تاریخ عالم کے پروفیسر تھے۔ یہ سوربون یونیورسٹی (فرانس) کے تعلیم یافتہ اور بہت قابل تھے۔ زبان عربی کے بھی ادیب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں میری بہت ہی محبت اور عزت ڈال دی۔ انہیں بغداد میں میری آمد پر بڑی خوشی ہوئی۔ کئی دعوتیں انہوں نے کیں جن میں شہر کے معزز دوست مدعو کئے جاتے رہے۔ وہ وہاں وزیر دیوان تھے۔ وزراء حکام اور علماء سے تعاون ہوا۔

ملک فیصل کے سوالات

یہاں تک کہ ملک فیصل نے بھی مجھے دعوت دی اور اس دعوت میں بھی چیدہ لوگ مدعو تھے۔ دوران طعام رستم حیدر نے احمدیت کا ذکر تعریفی رنگ میں کیا اور احمدیت کے متعلق ملک فیصل نے سوالات کئے۔ جنگ عظیم کے دوران بھی ان کا تعارف مجھ سے ہو چکا تھا۔ جب دجال سے متعلق تفصیلی گفتگو ہوئی تو انہوں نے مجھ سے آیت لَاتُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ (سورۃ انعام:104) کا مفہوم دریافت کیا۔ میرے جواب دینے سے پہلے وہ اپنے بھائی علی سے مخاطب ہوئے اور کہا بھائی آپ بڑے عالم ہیں۔ آپ اس آیت سے کیا سمجھتے ہیں؟ تفاسیر میں جو انہوں نے پڑھا تھا وہ بیان کیا پھر ملک صاحب مرحوم مجھ سے مخاطب ہوئے کہ میں اس سے کیا سمجھتا ہوں۔ میں نے مفصل جواب دیا جس پر وہ اتنے خوش ہوئے کہ بے اختیار کہنے لگے کہ اگر ...... کے لئے دوبارہ زندگی مقدر ہے تو وہ ان خیالات کے ذریعہ ہے جن کا میں نے اظہار کیا ہے۔ کھانا ختم ہوا میں نے فوراً شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:۔

”آپ کی مملکت میں ہر مذہب کو ...... کی آزادی ہے حتیٰ کہ آریہ جیسے شدید دشمن ...... کے لئے بھی اور اگر آزادی نہیں تو اس جماعت کیلئے نہیں جس کے خیالات کے متعلق بادشاہ نے یہ داد دی ہے“۔

میز سے اٹھتے ہوئے فرمایا آپ کو ان سے بڑھ کر آزادی ہوگی اس کے بعد جب رستم حیدر مجھے اپنے مکان پر لائے تو اپنے سیکرٹری سے ایک درخواست عربی میں ٹائپ کروائی جس پر میں نے دستخط کئے اور وہ درخواست بادشاہ کے سامنے پیش ہوئی جس پر انہوں نے مجلس کو غور کرنے کا حکم دیا اور اس طرح یہ درخواست تین ماہ تک دفتروں میں چکر لگاتی رہی اور کئی مایوسیوں کے بعد ایک شام مغرب کی نماز سے ہم دوست فارغ ہوئے تھے کہ سرکاری اردلی پیغامبر نے آ کر جعفر صادق مرحوم امیر جماعت احمدیہ بغداد کو ایک لفافہ دیا۔ وہ کھولا گیا۔ اس میں بادشاہ کی مہر کے ساتھ وزارت داخلہ کی طرف سے یہ اطلاع تھی کہ بادشاہ کی طرف سے ان کا سابقہ حکم منسوخ کر دیا گیا ہے اور جماعت احمدیہ کو مکمل (مذہبی) آزادی دی جاتی ہے۔ یہ الفاظ پڑھ کر جو دوست نماز مغرب میں حاضر تھے بے اختیار سربسجود ہو گئے کیونکہ ان کی مایوسی کی حالت آخری نقطۂ یاس تک پہنچ چکی تھی۔

شاہ صاحب کی سفارتی کوششوں کو سراہتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:۔

”میرے نزدیک شاہ صاحب نے اس سفر میں ایک بڑا کام کیا ہے...... وہ عراق کے متعلق ہے۔ سیاستاً یہ ایک ایسا کام ہے کہ جو دور تک اثر رکھتا ہے۔ ...... ہم گورنمنٹ آف انڈیا کے ذریعہ کوشش کر چکے تھے مگر پھر بھی اجازت نہ حاصل ہوئی تھی۔ وہاں سے ہمارے کئی آدمی اس لئے نکالے جا چکے تھے کہ وہ (دعوت الی اللہ) کرتے تھے۔ اپنے گھر میں جلسہ کرنا بھی منع تھا۔ ان حالات میں کوشش کر کے کلی طور پر روک اٹھا دینا بلکہ وہاں ایسے خیالات پیدا ہو جانا جوان کے دل میں ہمدردی اور محبت ثابت کرتے ہیں بہت بڑا کام ہے۔ ...... یہ کام اس قسم کا ہے کہ سیاسی طور پر اس کے کئی اثرات ہیں۔ ...... اس سے سمجھا جائے گا کہ احمدی قوم حکومتوں کی رائے بدلنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ ...... پس شاہ صاحب نے یہ بہت بڑی خدمت کی ہے“۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 523۔ مجلۃ البشری جنوری، فروری 1937ء صفحہ 50 تا 52)

ایک وضاحت

سلسلہ کے لٹریچر میں کہیں یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے کہ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب نے اس سفر بطرف دمشق اور عراق میں اس تاریخی مساعی کے لئے دو سال قیام کیا۔ لیکن تاریخی واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ہمراہ 27/جون 1925ء کو روانہ ہو کر 17/جولائی 1925ء کو دمشق پہنچے۔ اور وہاں سے 1926ء کے شروع میں بغداد چلے گئے۔ وہاں پر اپنے مفوضہ کام نپٹانے کے بعد 10/مئی 1926ء کو واپس قادیان تشریف لے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب۔ آسٹریلیا

3500 سال قبل پیش آنے والے واقعہ کا تائیدی ثبوت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مکا جو جان لیوا ثابت ہوا

آسٹریلیا کی عدالت نے 25 نومبر 2009ء کو ایک مشہور (اور متنازعہ) مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے 25 سالہ ایک ملزم کو قتل کے الزام سے بری قرار دے دیا۔ یہ واقعہ ستمبر 2008ء میں پیش آیا تھا جب ایک اشتعال انگیز بحث کے دوران ہاتھا پائی کی نوبت آگئی اور مقتول نے جب ملزم پر حملہ کرنا چاہا تو اس نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے مقتول کے ایک مُکّا جڑ دیا جس پر وہ فرش پر گر گیا اور اس کے نتیجہ میں دماغی چوٹ آنے پر جانبر نہ ہوسکا۔ ملزم کے وکیل صفائی نے اپنے بیان میں کہا کہ اس واقعہ پر ''مُکّا مارو ورنہ مُکّا کھاؤ'' کی مثال صادق آتی ہے۔ کیونکہ اس کے مؤکل نے محض اپنا دفاع کیا تھا اور مُکّا مارتے وقت اس کی نیت قتل عمد کی ہرگز نہ تھی۔ جیوری نے وکیل صفائی کے دلائل تسلیم کرتے ہوئے ملزم کو قتل عمد کے الزام سے بَری کردیا۔

اخبارات ورسائل میں اس مقدمۂ قتل کے اس فیصلہ پر کافی بحث چل رہی ہے کیونکہ اس وقت اسی نوعیت کے کچھ اور مقدمات بھی بعض دیگر عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ ان تمام واقعات میں ایک ہی مُکّا کھانے سے مضروب افراد کی موت واقع ہوگئی تھی جن کے لئے "One Punch Death" کی اصطلاح رائج ہوچکی ہے۔

اس خبر کو پڑھ کر راقم کی توجہ اسی قسم کے ایک تاریخی واقعہ کی طرف مبذول ہوگئی جو آج سے تقریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل پیش آیا تھا اور جس کو انجیل اور قرآن مجید ہر دو کتب نے محفوظ کرلیا ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ موجودہ مروّجہ انجیل نے تو اسے متنازعہ حیثیت یوں دے دی کہ ایک عام قاری کو بظاہر وہ قتل عمد کا ہی ایک واقعہ دکھائی دیتا ہے۔ مگر قرآن کریم، فرقان حمید نے اسے ایک اتفاقی واقعہ قرار دے کر ''ملزم'' کو قتل عمد کے الزام سے بری قرار دے دیا۔ راقم کا اشارہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ پیش آنے والے ایک واقعہ کی طرف ہے جو سورۃ القصص کی آیات 16 تا 18 میں بیان کیا گیا ہے۔

ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لکھتے ہیں:۔

''یہ آیات حضرت موسیٰؑ کی زندگی کے ایک اہم واقعہ کو بیان کرتی ہیں۔............ یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ رات کے وقت عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ (القصص:29)) شہر میں داخل ہوئے اور انہوں نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک ان کی قوم کا تھا اور ایک ان کے دشمنوں میں سے تھا...... تب ان کو دیکھ کر وہ شخص جو ان کی قوم میں سے تھا اس نے اس شخص کے خلاف جو ان کی دشمن قوم میں سے تھا مدد کی درخواست کی۔ اور حضرت موسیٰؑ نے یہ دیکھ کر کہ اگر مَیں نے مدد نہ کی تو فرعونی قوم کا آدمی اسرائیلی کو مارنے پر تُلا ہوا ہے آگے بڑھ کر اس شخص کو ایک گھونسہ مارا۔ یا تو موقع کی نزاکت کی وجہ سے انہوں نے گھونسہ بہت زور سے مارا یا اس شخص کا دل یا جگر طبعی طور پر کمزور تھا اور وہ گھونسہ اس کے دل یا جگر کے مقام پر لگا اور وہ مرگیا۔

اس پر حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ (القصص:16)۔ یہ بات غصہ میں ہوگئی ہے شیطان کے معنے غضب کے بھی ہوتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اِنَّهٗ عَدُوٌّ (القصص:16) یہ غصّہ انسان کا بڑا دشمن ہے اور اس پر نسیان غالب کردیتا ہے۔............ تب انہوں نے سوچا کہ اب فرعون اور اس کی قوم تو میرے دشمن ہوجائیں گے اور دعا کی کہ اے میرے ربّ اپنی قوم کے ایک آدمی کو مصیبت میں دیکھ کر مَیں نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ پس میری خاطر اس مصیبت پر پردہ ڈال دے...... چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس مصیبت پر اس طرح پردہ ڈال دیا کہ گورنمنٹ کا کوئی آدمی اس موقع پر نہ آیا اور پھر بعد میں بھی فرعونی حکومت آپ کو قتل کرنے کے ارادہ میں ناکام رہی اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی مصیبت کو دور کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے''۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 483-484)

''بائبل کہتی ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے عبرانی اور مصری کے جھگڑے میں مصری کو عمداً مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

''اس نے دیکھا کہ ایک مصری اس کے ایک عبرانی بھائی کو مار رہا ہے۔ پھر اس نے ادھر ادھر نگاہ کی اور دیکھا کہ وہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے۔ تو اس مصری کو جان سے مار کر اسے ریت میں چھپا دیا''۔

(خروج باب 3 آیات 11-12)

مگر قرآن مجید فرماتا ہے...... (القصص:16) یعنی حضرت موسیٰؑ نے مصری کو صرف تنبیہ کے طور پر ایک مُکّا مارا۔ ان کا ارادہ قتل کا نہ تھا مگر وہ اتفاقاً مرگیا گویا بائبل حضرت موسیٰؑ کو قاتل قرار دیتی ہے مگر قرآن مجید ان کی بریت کرتا ہے''۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

گویا بائبل حضرت موسیٰؑ پر قتل عمد کا الزام لگاتی ہے اور کہتی ہے کہ موسیٰ کا ارادہ ہی اسے مار ڈالنے کا تھا۔ چنانچہ اس نے احتیاط ملحوظ رکھتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا تا کہ گرفت نہ ہوسکے اور پھر اسے قتل کر کے ریت میں چھپا دیا۔ مگر قرآن بتاتا ہے کہ موسیٰ نے جب دونوں کو لڑتے دیکھا تو موسیٰ خود بخود آگے نہیں بڑھے بلکہ پہلے ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے فرد نے انہیں اپنی مدد کے لئے آواز دی۔ اس پر موسیٰ بغیر اِدھر اُدھر دیکھنے کے فوری طور پر اس کی مدد کو پہنچ گئے اور آپ نے مصری کو ایک گھونسہ مارا اور آپ کا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ اسے قتل کریں۔ مگر سوء اتفاق سے وہ کسی نازک مقام پر جا لگا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔

پس قرآن کریم حضرت موسیٰؑ کو قتل عمد کے الزام سے بری ٹھہراتا ہے مگر بائبل جو موسیٰ کو خدا کا نبی بھی قرار دیتی ہے وہ بڑی دلیری سے کہتی ہے کہ موسیٰ نے جان بوجھ کر اس مصری کو قتل کیا''۔

(تفسیر کبیر جلد 7 سورۃ القصص صفحہ 494)

واضح رہے کہ سورۃ القصص کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

''یہ ایک کھلی کھلی کتاب کی آیات ہیں۔ ہم تیرے سامنے موسیٰ اور فرعون کی خبر میں سے حق کے ساتھ کچھ پڑھتے ہیں''۔ (القصص:-3-4)

قرآن مجید نے انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کے صحیح صحیح حالات بیان کر کے ان واقعات کی متنازعہ حیثیت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا اور یوں عصمت انبیاء کے قیام کا انتظام قیامت تک ایک ''لوح محفوظ'' کے ذریعہ ہوگیا۔

اس زمانہ کے حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

''موسیٰ پر الزام مُکّا مارنے کا جو عیسائی لگاتے ہیں اس کی نسبت فرمایا کہ وہ گناہ نہیں تھا۔ ان کا ایک اسرائیلی بھائی نیچے دبا ہوا تھا۔ طبعی جوش سے انہوں نے ایک مُکّا مارا۔ وہ مرگیا۔ جیسے اپنی جان بچانے کے لئے اگر خون بھی کر دے تو وہ جرم نہیں ہوتا۔ موسیٰ کا قول قرآن شریف میں ہے هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ (القصص:16) یعنی قبطی نے اسرائیلی کو عمل شیطان (فاسد ارادہ) سے دبایا ہوا تھا۔

(البدر جلد 1 نمبر 3 مورخہ 7 نومبر 1902ء صفحہ 15 زیر تفسیر سورۃ القصص آیت 16)

قارئین کرام ایک ہی مُکّے سے کسی شخص کے ہلاک ہونے کا واقعہ چاہے ہزاروں سال پہلے پیش آیا ہو یا ایک سال قبل اور چاہے ان تمام واقعات میں مُکّا مارنے والے کا ارادہ قتل عمد کا ہرگز نہ ہو بہرحال یہ واقعات ہمیں یہ سبق دینے کے لئے کافی ہیں کہ بعض دفعہ ایک ہی مُکّا (جو خواہ اشتعال کے نتیجہ میں لگایا گیا ہو یا پھر مذاق کرتے ہوئے ہی جڑ دیا گیا ہو) اگلے کی موت کا بھی باعث بن سکتا ہے۔

اسی لئے ان واقعات کا تدارک کرنے کے لئے آسٹریلیا میں لاکھوں ڈالر کے خرچ سے حکومت کی طرف سے ایک اشتہاری مہم چلائی جا رہی ہے جس میں لوگوں کو بحث مباحثہ کے دوران ہاتھا پائی سے گریز کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس سلسلہ میں ایک قانون سازی کی بھی تیاریاں ہو رہی ہیں اور اب "One Punch Law" لاگو کرنے کی تجویز دے دی گئی ہے۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد ایسے افراد قابل مواخذہ گردانے جائیں گے جن کا ایک ہی مُکّا مضروب کی ہلاکت کا باعث بن گیا ہو خواہ مُکّا مارتے ہوئے ان کی نیت قتل عمد کی نہ بھی ہو۔

حقیقت تو یہ ہے کہ آج کی دنیا کو کسی نئی قانون سازی کی نہیں بلکہ سلامتی امن اور صلح وآشتی کے علمبردار دین حق کی حسین تعلیم کو قبول کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔

آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم، فرقان مجید کے ذریعہ بنی نوع انسان کو یہ نصیحت کی کہ ایک متقی انسان (جو ایک بہترین شہری ہوتا ہے) ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جو غصّہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی مومن بنائے اور دین حق کی خوبصورت تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5 مصالح العرب۔ عرب اور احمدیت

گئے۔ یوں یہ کل عرصہ تقریبا ساڑھے دس ماہ کا بنتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جماعت دمشق کی طرف سے پہلے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی

1926ء کے جلسہ سالانہ کے لئے دمشق کی جماعت سے پہلی دفعہ چندہ جلسہ سالانہ ارسال کیا گیا۔ لیکن اس کے ادا کرنے کا انداز نرالا اور دلنشین ہے۔ اس کا ذکر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت قادیان کے نام اپنے ایک خط میں کیا جسے خلاصۃً نقل کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

ارادہ تھا کہ جماعت احمدیہ دمشق بھی جلسہ سالانہ میں حصہ لیوے۔ اس بنا پر گزشتہ سال جو حضور نے فہرست اشیاء معہ قیمت اخبار الفضل میں شائع کی تھی مطالعہ کی۔ اس میں سے موم بتیوں کو انتخاب کیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

آنحضور ﷺ نے مسیح کے سفید منارہ پر نزول والی حدیث میں لفظ منارہ کا اس لئے استعمال کیا کیونکہ سرزمین دمشق مسیح موعود کی دعاؤں کے نور سے منور اور روشن ہوجائے گی۔ اس لئے نورانی چیز کا انتخاب کیا۔

(الفضل 26 نومبر 1926ء صفحہ 2 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلد اوّل صفحہ 236-237)

مکرم ہومیوڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

زلزلہ انسانی زندگی میں ہولناک مظہر قدرت

زلزلہ سے متعلق پوشیدہ راز، وجوہات، نظریات اور تباہ کاریوں پر ایک نظر

انسانی زندگی میں زلزلہ شائد سب سے زیادہ ہولناک مظہر قدرت ہے۔ اور یہ اس سے بھی بڑھ کر ہولناک اور ہیبت ناک اس لئے ہوجاتا ہے۔ کیونکہ یہ بالکل غیر متوقع، کسی وارننگ اور اپنی انتہائی شدت اور ہولناکی کی تنبیہ اور اشارے کے بغیر اچانک آجاتا ہے۔

سائنسدان زلزلوں کے پوشیدہ رازوں کو افشا کرنے کے لئے مسلسل کوشاں ہیں۔ یہ کہ زلزلہ کیا ہے؟

بظاہر تو اس کا جواب آسان ہے کہ بے شمار ارتعاش، جھٹکے بشمول انتہائی زور دار اور معمولی نوعیت کے زمین کی اندرونی ساخت میں خلل پیدا کرتے ہیں جنہیں منطقی طور پر زلزلہ کہا جاتا ہے۔

زلزلے کیوں اور کیسے آتے ہیں؟

زلزلے کیوں اور کیسے آتے ہیں اس کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ زلزلوں کی ایک وجہ سطح زمین پر ہونے والی مختلف قسم کی سرگرمیاں بھی ہیں جیسا کہ لہروں کا اتار چڑھاؤ، شہروں میں دن بدن بڑھتی ہوئی ٹریفک، ندیوں اور چشموں کے پانی کا بلندی سے ایک دم سے زمین پر گرنا، زیر زمین Magmatic کا زور دار دھماکے سے پھٹنا اور سطح زمین پر آئے دن کئے جانے والے نیوکلیئر میزائلز کے تجربات اور اسی طرح کے دیگر عوامل ان زلزلوں کے کثرت اور شدت سے آنے کا سبب بن رہے ہیں۔

زلزلہ کیسے آتا ہے، اس کے پیچھے کیا سائنسی وجوہات ہیں اور یہ کہ حقیقت کیا ہے۔ زلزلہ کے آنے سے بڑی بڑی عمارتیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ زمین میں شگاف پڑ جاتے ہیں۔ یہ وہ تمام سوالات ہیں جو بالخصوص گذشتہ کچھ عرصہ میں مختلف ممالک میں آنے والے مسلسل شدید زلزلوں کے بعد یقیناً ہر ذہن میں گردش کررہے ہوں گے۔ پیشتر اس کے کہ ہم زلزلوں اور زمین کی پرت کے مطالعہ کا آغاز کریں کیوں نہ پہلے یہ جان لیا جائے کہ زمین کی ساخت کیا ہے؟

زمین کی ساخت

زمین کو تین اہم (نمایاں) تہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ سب سے باہر والی پرت، درمیان والی پرت اور سب سے اندرونی پرت۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ زمین محض ایک باریک کمبل کی مانند تہہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حیران کن اور الجھا دینے والی تہوں پر مشتمل ہے جو باہم مل کر ایک مضبوط پرت کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی تہوں کی جسامت سینکڑوں سے لے کر ہزاروں کلومیٹرز کے تناسب سے بدلی ہوئی ہو سکتی ہے۔ جبکہ ان تہوں کی موٹائی 15 سے 200 کلو میٹر تک ہوسکتی ہے۔ زمین کی ان الجھا دینے والی تہوں کو پلیٹس بھی کہا جاتا ہے۔

زلزلوں کے پیچھے پوشیدہ سائنس کیا ہے؟

زلزلے بالعموم اوپر بیان شدہ پلیٹس کے سروں ہی سے آتے ہیں اور بالعموم ان بڑی بڑی پلیٹس کے سروں پر جو زمین کی پرت بناتی ہیں۔ زلزلہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب یہ پلیٹس زیر زمین حرکت کرتی ہیں، ایک دوسرے سے رگڑ کھاتی ہیں یا پھر ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں۔ زلزلے کے جھٹکوں کا ایک سبب آتش فشاں کا پھٹنا بھی ہے کیونکہ آتش فشاں کے پھٹنے کے عمل کے دوران زیر زمین پگھلا ہوا Magma ایک انتہائی پریشر کے ساتھ زمین کی پلیٹس سے راستہ بناتے ہوئے باہر نکلتا ہے۔

وجوہات

6 قبل از مسیح سے لے کر 19ویں صدی کے سائنسدانوں نے زلزلہ سے متعلق ہوا اور پانی کا نظریہ پیش کیا۔ اس نظریہ کے مطابق زمین کے اندر بہت بڑے بڑے خلا ہیں جن میں ہر وقت ہوا اور پانی گردش میں رہتا ہے۔ جب یہ ہوا اور پانی کافی شدت سے حرکت کرتا ہے تو زمین کی سطح میں لرزش پیدا ہوتی ہے 18-19 AD میں ایک مفروضہ تھا کہ زلزلوں کی وجہ آتش فشاں کے پھٹنے کا عمل ہے۔

چاند کا مفروضہ

اس کے علاوہ کچھ سائنسدانوں کا خیال ہے خاص طور پر وہ علاقے جن میں زلزلے اکثر و بیشتر آتے رہتے ہیں ان کی ایک وجہ چاند کی کشش کی قوت بھی ہے۔ ان سائنسدانوں کے اس مفروضہ کی بنیاد اس بات پر ہے کہ جب چاند زمین سے قریب ترین ہوتا ہے تو اس کی قوت کشش 40% زیادہ طاقتور ہو جاتی ہے۔ بہ نسبت اس کے جب یہ زمین سے دور ہو اور چاند کی یہ طاقت زمین کی تہہ میں ایک کھچاؤ اور بگاڑ کو جنم دیتی ہے۔

امریکن ماہرین فلکیات S.Kilston اور L.knopoff کے خیال میں کیلیفورنیا میں تواتر سے آنے والے زلزلے زیر زمین اور خلا میں ہونے والے واقعات کے آپس میں تعلق کو سچ ثابت کرنے کے لئے تسلی بخش مثال ہے۔

سائنسدانوں نے ثابت کیا ہے کہ مکمل چاند کی قوت کشش زمین کی پرت میں کھچاؤ کا سبب بنتی ہے۔

1933ء کے بعد سے کیلیفورنیا میں آنے والے تمام شدید زلزلے عین اس وقت آئے جب چاند مکمل تھا یا جب نیا چاند نکلا۔

کرسٹ پلیٹس نظریہ

زلزلوں کی وجوہات کی سب سے مشہور مگر نام نہاد وجہ جو بیان کی جاتی ہے وہ ہے کرسٹ پلیٹس کا نظریہ۔

اس نظریہ کا اصل مغزیہ ہے کہ زیر زمین بہت سی سخت اور کھردری چٹانیں ہیں۔ جیسے برف کے بہتے ہوئے تودے جو جمے ہوئے سمندروں میں مخصوص جگہوں پر ہوتے ہیں۔ یہ بڑی بڑی چٹانیں آہستہ آہستہ حرکت کرتی ہیں۔ ان چٹانوں میں سے بعض کے اوپر یعنی سطح زمین پر آبادیاں بھی ہوتی ہیں۔ پلیٹس جب آپس میں رگڑ کھاتی ہیں یا اپنی جگہ بدلتی ہیں تو جہاں بھی ان بڑی بڑی وسیع چٹانوں یا پلیٹس کی رگڑ واقع ہوتی ہے یا ٹکراتی ہیں یا رگڑ کھاتے ہوئے آپس میں ملتی ہیں تو پہاڑوں کے سلسلے بڑھنے لگتے ہیں، آتش فشاں پھوٹتے ہیں اور زلزلے آتے ہیں۔ الفریڈ وگنر (Alfred Wegner) ایک جرمن سائنسدان وہ پہلا آدمی تھا جس نے درج بالا مفروضہ پیش کیا اور اسے ثابت کیا۔

Technogene زلزلے

زلزلے زیر زمین ہونے والے نیوکلیائی تجربات، پانی کے ذخائر کا بھر جانا، تیل اور گیس وغیرہ نکالنے کے لئے نالیوں کے ذریعے مائعات کو زمین کے اندر داخل کرنے کے طریقے استعمال کرنے اور دھماکوں وغیرہ کی وجہ سے بھی آتے ہیں۔

زلزلے کی پیش گوئی کرنا

زلزلے جب بھی آتے ہیں تو بڑے پیمانے پر تباہی کا سبب بنتے ہیں۔ پیش گوئی کرنا ایک سائنس ہے اور پیش گوئی کرنے سے بہت سے جانی اور مالی نقصان کو کسی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

زیر زمین بڑے بڑے بلاکس یا چٹانیں جب ایک دوسرے سے رگڑ کھاتی ہیں تو زلزلہ آتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پہلے زلزلہ کی ابتدا معمولی جھٹکوں سے ہوتی ہے جنہیں آفٹر شاکس یعنی ابتدائی جھٹکے کہا جاتا ہے۔ ان جھٹکوں کے فوراً بعد ہی بڑے بڑے اور شدید جھٹکے آتے ہیں جنہیں مین شاکس کہا جاتا ہے۔ اور یہ بڑے بڑے جھٹکے بھی اسی جگہ آتے ہیں جہاں ابتدائی معمولی نوعیت کے جھٹکے محسوس کئے جاتے ہیں۔ ان شدید جھٹکوں کے بعد بھی معمولی معمولی نوعیت کے جھٹکوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جو کئی دنوں، ہفتوں اور مہینوں پر محیط ہوسکتے ہیں۔

اگرچہ زلزلوں کے بارے میں پیش گوئی کرنے کی سائنس تاحال ترقی اور بہتری کے مراحل میں ہے تاہم سائنس دان اب زلزلوں کے بارے میں پہلے سے آگاہی دینے میں کافی مہارت حاصل کر چکے ہیں اور سائنسدانوں کی یہ قابل تحسین کاوش مزید پروان چڑھے گی اور لوگوں اور متعلقہ اداروں کے لئے انسانی جانوں اور ان کے مال و اسباب کو ان ہولناک زلزلوں کی تباہ کاریوں سے کسی حد تک بچانے میں معاون ثابت ہوگی۔

فی الحال زلزلوں کے بارے میں پیش گوئی کی سائنس موسم کے بارے میں پیش گوئی کی سائنس سے ملتی جلتی ہے۔ سائنسدان اس بات کی پیش گوئی کرسکتے ہیں کہ ایک زلزلے کے آنے کا غالب امکان ہے لیکن کس جگہ آئے گا اور اس کا دورانیہ کتنا ہوگا اور یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ یہ واقعی ہوگا یا اس کے ٹلنے کے بھی امکانات ہیں۔

عموماً زلزلے کلسٹر میں آتے ہیں جب وہ ایک مخصوص عرصے میں بالکل اسی جگہ ٹکراتی ہے اور زلزلوں کی اسی خاصیت نے سائنسدانوں کو زلزلوں کی پیش گوئی کرنے کے قابل بنایا ہے۔ ایک کلسٹر میں اکثر زلزلے آفٹر شاکس کی صورت میں ہوتے ہیں۔ ایک یا دو ذرا زیادہ قوت کے آفٹر شاکس بھی ہوسکتے ہیں جس کے بعد بڑے زلزلے کے آنے کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے۔

گزشتہ زلزلوں کے آنے کے طریقہ کار کا علم، زلزلے کی شدت، زلزلہ آنے کی وجہ بننے والی غلطی کی تاریخ وہ بڑے بڑے اور نمایاں عوامل ہیں جو زلزلہ کی پیش گوئی کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اس ساری معلومات کے ساتھ کچھ بڑے پیمانے کے زلزلوں کی پیش گوئی ابتدائی معمولی نوعیت کے زلزلوں کے جھٹکوں سے کی جاسکتی ہے۔

زلزلہ سے پہلے آنے والے جھٹکے اور بڑی پیمائش کے زلزلوں کے درمیان وقفہ بہت مختصر بھی ہوسکتا ہے لہذا ان زلزلوں کی تنبیہ فوری طور پر پہنچائی جانی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ جانی اور مالی نقصان سے بچا جا سکے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ زلزلہ اس وقت کے بعد آتا ہے جس کی سائنسدانوں نے پیش گوئی کی ہوتی ہے لیکن تنبیہ پھر بھی اس لحاظ سے فائدہ مند ہوتی ہے کہ متعلقہ ادارے، انتظامیہ اور لوگ زلزلہ کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے ممکنہ حفاظتی اقدامات کر لیتے ہیں۔

امریکن ارضیاتی جائزہ کے ادارہ (US Geological Survey) نے 1989ء کے بعد آفٹر شاکس کے بارے میں پیش گوئی کرنے پر کام شروع کیا۔ سابقہ ادوار میں آنے والے زلزلوں کے مطالعہ اور تحقیق کے بعد سائنسدان اس قابل ہو گئے تھے کہ یہ پتہ چلاسکیں کہ کس طرح آفٹر شاکس کی تعداد اور شدت میں کمی آتی ہے۔

زلزلوں کے بارے میں پیش گوئی کرنے کے میدان میں سائنسدانوں نے نئی نئی تحقیق کی ہے اور پیش گوئی کرنے کے جدید اور زیادہ بہتر طریقے دریافت کرنے کی کوشش تاحال جاری ہے۔ تاکہ اس سے زلزلوں کی تباہ کاریوں سے جس حد تک ممکن ہو بچا جا سکے۔ زلزلہ کی پیش گوئی سے متعلقہ علاقے کے لوگوں کو باخبر کر کے اس علاقے کو خالی کروایا جاسکتا ہے جس سے لاکھوں جانیں بچ سکتی ہیں۔

تاہم گزشتہ کئی دہائیوں کی کوششوں اور تحقیقات کے باوجود سائنسدان اس قابل نہیں ہوئے کہ زلزلہ کے بارے میں کوئی پیش گوئی کرسکیں اور شائد آئندہ چل کر بھی سائنسدان اس قدرتی آفت کے بارے میں کسی بھی قسم کی پیش گوئی کرنے سے قاصر رہیں گے۔ لہٰذا آج کل کے دور میں سب سے بہترین چیز یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ باخبر رکھیں۔

زلزلوں کے بارے میں بالکل درست پیش گوئی کرنے کی تحقیق اور سائنسی کام کے بعد ہم زلزلوں کی ہیبت ناکی اور خوف سے باہر نکل آئیں گے اور اسے ایک ایسا فطری عمل تصور کرنے لگیں گے جس سے نمٹا جا سکتا ہے۔

زلزلوں کا سراغ کس طرح لگایا جاتا ہے؟

زلزلہ قدرتی تباہ کاریوں میں سے ایک انتہائی خوفناک قدرتی عمل ہے۔ درحقیقت تکنیکی لحاظ سے زلزلہ ایک ایسا موقع ہوتا ہے جو زلزلے کی لہروں کو جنم دیتا ہے جس کی وجہ سے سطح زمین لرزنے لگتی ہے۔

زلزلہ کیسے آتا ہے؟ زلزلہ اصل میں زمین کی پرت میں توانائی کے اچانک اخراج کے نتیجہ میں آتا ہے ہم سب اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ شدید نوعیت کے زلزلے بڑے پیمانے پر جانی اور مالی تباہ کاریوں کا سبب بنتے ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ درپیش ہے کہ ان زلزلوں کا سراغ کیسے لگایا جائے تاکہ ہم ان ہولناک تباہ کاریوں سے بچ سکیں تو اس کا جواب درج ذیل ہے کہ زلزلے کا دورانیہ ماپنے والے آلے یعنی Seismometer کے استعمال سے زلزلوں کا سراغ لگایا جاسکتا ہے۔

سسمو میٹر (Seismometer) یا سسمو گراف (Seismograph) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے ایک ایسا آلہ ہے جو سطح زمین کی حرکت کو ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ زلزلوں اور نیوکلیائی دھماکوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی زلزلے کی لہروں کا سراغ لگانے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ زلزلہ کی حرکت درج کرنے والا آلہ Seismoscope زیر زمین حرکت بھی ماپ سکتا ہے۔ یہ اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ کوئی حرکت ہوئی ہے۔ لیکن یہ گراؤنڈ کی حرکت کا مسلسل ریکارڈ نہیں دیتا۔ اب ایسے آلات ایجاد ہو چکے ہیں جن میں الیکٹرانک سنسرز اور ایمپلیفائرز استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ آلات اس قدر حساس ہیں کہ زمین کی معمولی سے معمولی حرکت کی پیمائش بھی کرلیتے ہیں۔

Teleseismometer اور Strong motion Seismometer، ان جدید ترین آلات میں سے ہیں جو زلزلوں کا سراغ لگانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

زلزلوں کے سراغ کا نظام آنے والے ممکنہ زلزلے کی ہیبت اور اس کی شدت کی بالکل درست پیمائش میں اہم کردار ادا کرتا ہے

زلزلوں کی پیمائش کیسے کی جاتی ہے؟

Seismograph (زلزلہ کی پیمائش کرنے والا آلہ)

یہ ایک ایسا آلہ ہے جو زمین کی سب سے بیرونی پرت کی حرکت کو محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، سسمو گراف (Seismograph) کہلاتا ہے۔ اس میں ایسے حساس آلات لگے ہوتے ہیں جو زمین کی معمولی سے معمولی حرکت جو زلزلے سے متعلق لہروں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کو محسوس کرلیتا ہے۔

یہ حساس آلہ سسمو میٹر (Seismometer) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے جو اعداد و شمار حاصل کئے جاتے ہیں انہیں سسمو گرام (Seismogram) کہا جاتا ہے اور یہی اعداد و شمار زلزلہ کی وسعت و شدت کی پیمائش کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

سسمو گرافس (Seismographs) کو زلزلہ کی جگہ کے قریب یا دور رکھ کر سائنسدان اس سے حاصل شدہ بہت سے اعداد و شمار کے مطالعہ کے بعد زلزلہ کی شدت کی پیمائش کرتے ہیں۔

ریکٹر سکیل

(RICHTER SCALE)

ایک اطالوی ماہر علم زلزلہ Guiseppe Mercall نے ایک پیمانہ مرتب کیا جسے 1902ء میں Mercall پیمانہ کہا جاتا تھا۔ اس پیمانہ کا انحصار کسی بھی زلزلہ میں ہونے والے نقصان کی شدت پر تھا۔ 1934ء میں ایک امریکی ماہر علم زلزلہ چارلس ایف ریکٹر (Charles F Richter) نے ایک آلہ ایجاد کیا جسے ریکٹر سکیل کا نام دیا گیا۔ یہ آلہ زلزلہ کی شدت اور ارتعاش کی پیمائش کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور یہی وہ آلہ ہے جو آج کے دور میں بھی زلزلہ کی شدت کی پیمائش کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

ریکٹر سکیل پر زلزلہ کی پیمائش کیسے کی جاتی ہے اس کی مثال مختصراً کچھ یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ فرض کیا اگر کسی زلزلہ کی وسعت و ہیبت ریکٹر سکیل پر 7.0 ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کی حرکت میں پیدا ہونے والے خلل کی شدت اس پیمائش سے 10 گنا زیادہ ہے۔

حاصل کلام یہ کہ زلزلوں کو نہ تو روکا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کی بالکل صحیح صحیح پیمائش کی جاسکتی ہے۔ تاہم وہ علاقے جن میں اکثر و بیشتر زلزلے آتے رہتے ہیں یا وہ کسی ڈھلان پر واقع ہیں جو زلزلوں کی زد میں آتے رہتے ہیں تو وہاں پر زلزلوں کے آنے کے خدشات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

زلزلوں کی تباہ کاریوں کی ایک دو مثالیں ماضی قریب میں پاکستان میں آنے والا ہولناک زلزلہ ہے۔

8/اکتوبر 2005 کا پاکستان کا زلزلہ

8/اکتوبر 2005 کی صبح وہ دن ہے جسے پاکستان کئی سالوں تک بھول نہیں پائے گا۔ کیونکہ اس صبح ایک ایسا ہولناک زلزلہ آیا جس نے ہندوپاک سرحدوں کو ہلا کر رکھ دیا اور جس کی ریکٹر سکیل پر شدت 7.5 تھی۔ اس زلزلہ نے صرف پاکستان کے علاقوں کو ہی نہیں متاثر کیا بلکہ اس کی شدت سے شمالی ہندوستان اور مشرقی افغانستان بھی متاثر ہوئے۔

پاکستان میں آنے والے اس زلزلہ کو 1955ء سے لے کر اب تک آنے والے زلزلوں میں سب سے شدید تصور کیا جاتا ہے۔ اس زلزلہ سے شمالی پاکستان اور جموں و کشمیر کے بہت سے ملحقہ علاقوں میں ہزاروں جانوں کا نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ شمالی ہندوستان کے بعض علاقوں میں افراد جان بحق ہوئے حتیٰ کہ ہندوستان کی چند دیگر ریاستوں جیسے گجرات، اترپردیش اور مدھیہ پردیش میں بھی اس زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے جس کا اصل مرکز پاکستان تھا۔ اور یہ علاقے پاکستان کے وہ علاقے جہاں زلزلہ آیا ہے اس سے ہزاروں کلومیٹر فاصلے پر تھے۔ اب اس سے اس زلزلہ کی شدت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حالیہ رپورٹس کے مطابق اس زلزلہ میں 80 ہزار کے قریب لوگ مارے گئے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد پچاس ہزار سے زائد تھی۔ ہزاروں گھر اس خوفناک زلزلہ کی نذر ہو گئے۔ آزاد کشمیر کا شہر مظفر آباد اس زلزلہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوا جہاں آدھے سے زیادہ گھر تباہ ہو گئے۔ مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھی سینکڑوں جانوں کا نقصان ہوا اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ اسلام آباد اور راولپنڈی میں بیشمار لوگ زلزلہ میں جاں بحق ہوئے۔ خاص کر 10 منزلہ رہائشی عمارت کے گرنے سے۔

ہیٹی کا زلزلہ 2010ء

ہیٹی میں حال ہی میں آنے والے زلزلہ کی شدت 7.0m اور جس کا مرکز لیوگین (Leogane) تھا جو ہیٹی کے دارالحکومت Port-au-Prince سے 25 کلومیٹر (16 میل) مغرب کی طرف واقع ہے۔

زلزلہ مقامی وقت کے مطابق 4 بجکر 53 منٹ پر 12 جنوری 2010ء بروز منگل کو آیا۔ 24 جنوری 2010ء تک 4.5m یا اس سے کچھ زیادہ شدت کے کم از کم 52 جھٹکے (After Shocks) ریکارڈ کئے جا چکے تھے۔

12 فروری 2010ء تک حاصل کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق 30 لاکھ افراد اس زلزلہ سے متاثر ہوئے تھے۔ ہیٹی گورنمنٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق 2 لاکھ 17 ہزار سے 2 لاکھ 30 ہزار کے درمیان لوگ ہلاک اور اندازاً 3 لاکھ زخمی ہوئے اور اندازاً 10 لاکھ افراد بے گھر ہوگئے۔ ہیٹی کی گورنمنٹ کی رپورٹ کے مطابق 2 لاکھ 50 ہزار رہائشی اور 30 ہزار کمرشل عمارتیں یا تو مکمل طور پر تباہ ہوگئیں یا انہیں شدید نقصان پہنچا۔

اس زلزلہ سے زیادہ متاثر ہونے والے شہروں میں Port-au-Prince، Jacmel اور اسی علاقے کے کچھ اور رہائشی مقامات تھے۔

بہت سی قابل ذکر عمارتوں کو بھی شدید نقصان پہنچا یا وہ مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔ جن میں صدارتی محل قومی اسمبلی کی عمارت Port-au-Prince Cathedral مین حبیل شامل ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں Archbishop of Port-au-Prince جوزف سرج میٹ (Joseph Sarge Miot) اور قائد حزب اختلاف Micha Gaillavd بھی شامل ہیں۔ ہیٹی کے دارالحکومت میں واقع اقوام متحدہ کے ادارہ Stabilizatoin Mission کو بھی نقصان پہنچا جس سے بہت سا جانی نقصان ہوا۔ جس میں اس ادارہ کے چیف ہیدی انابی (Hedi Annabi) بھی شامل تھے۔

سیدانی فقیرنی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ ایک سیدانی فقیرنی ہمارے گھر آئی میں اس وقت چھوٹا تھا۔ وہ آکر چارپائی پر بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔ میں آل رسول ہوں مجھے کچھ دو۔ حضرت صاحب نے بھی کچھ دیا اور گھر کے لوگوں نے بھی دیا۔ پھر اس نے پانی مانگا مگر جب عورت نے اسے پانی دیا تو سخت ناراض ہو کر کہنے لگی۔ اُمتیوں کے گلاس میں مجھے پانی دیتی ہے۔ ہم سادات آل رسول ہیں۔ اول تو پانی پلانے کے لئے نیا گلاس چاہئے تھا اور اگر پرانے میں پانی دینا تھا تو پہلے اسے اچھی طرح مانجھنا تھا۔ اب وہ فقیرنی ہو کر آئی تھی مگر باوجود اس کے اس میں وہ عادت موجود تھی جو ناواجب ادب واحترام کرتے رہنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا تحریر کرتے ہیں۔

محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے خاکسار کے بیٹے مکرم ہارون احمد خان صاحب مقیم لندن کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ مونیہ بشارت صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ بعوض مہر دس ہزار پونڈز مورخہ 10 ستمبر 2010ء کو بعد نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ اگلے روز تقریب شادی گوندل بینکوئیٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ مورخہ 12 ستمبر کو مجلس انصاراللہ پاکستان کے لان میں دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ دولہا محترم حافظ مولوی عبدالکریم خان صاحب آف خوشاب کا پوتا اور حضرت مولوی فتح دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب اشفاق سائیکل ورکس کالج روڈ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم شیخ نوید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23/اکتوبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منیب احمد نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں شمولیت کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لنگاہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے نیز ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دین و دنیا کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم خوشنود احمد جنجوعہ صاحب آف جنجوعہ سپر سٹور رحمت بازار ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے برادر اکبر مکرم داؤد احمد صاحب جنجوعہ کا نومولود بیٹا عزیزم نورالدین مسعود بعمر 12 دن مورخہ 10 ستمبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ مکرم حافظ انوار رسول صاحب صدر محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین دعا بھی کروائی۔ نومولود مکرم مسعود احمد نعیم صاحب جنجوعہ آف دارالعلوم وسطی کا پوتا اور مکرم مولوی محمد دین صاحب مرحوم سابق لیکچرار ٹی آئی کالج و لائبریرین جامعہ احمدیہ ربوہ کی نسل سے تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور اپنی رحمت سے نعم البدل سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ لئیقہ مسعود صاحبہ ترکہ مکرم مولوی محمد احمد نعیم صاحب)

مکرمہ لئیقہ مسعود صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے سسر محترم مولوی محمد احمد نعیم صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 14/16 دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ اور 13/8 دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا ان قطعات کو جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ المجید صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم منصور احمد تاثیر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مسعود احمد نعیم صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم

(i) مکرمہ لئیقہ مسعود صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرمہ قرۃ العین نعیم صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرمہ شمامہ ماہم صاحبہ (بیٹی)
(iv) مکرمہ خضرہ مسعود صاحبہ (بیٹی)
(v) مکرم صہیب احمد صاحب (بیٹا)
(vi) مکرم شعیب احمد صاحب (بیٹا)
(viii) مکرمہ عطیۃ القادر صاحبہ (بیٹی)

4۔ مکرم داؤد احمد نعیم صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم منظور احمد نعیم صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم مسرور احمد نعیم صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم مشہود احمد طاہر صاحب (بیٹا)
8۔ مکرمہ امۃ الوحید شازیہ صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ امۃ الحمید فوزیہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم داؤد جاوید اقبال صاحب ترکہ مکرم محمد رفیق صاحب)

مکرم داؤد جاوید اقبال صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد رفیق صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 4/2 محلّہ دارالیمن برقبہ 1 کنال میں سے 5 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے جملہ ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم داؤد جاوید اقبال صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم منور احمد قیوم صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد نعیم صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ کلثوم عارف صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ نسیم اکرم صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ تسنیم اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

جلد رابطہ کریں

مکرم طاہر احمد صاحب سابقہ ایڈریس خانقاہ ڈوگراں چونگی نمبر 2 سرگودھا روڈ شیخوپورہ براہ کرم جلد وکالت وقف نو سے رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔ (وکیل وقف نو)

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا عقد 30 ستمبر 1935ء کو ہوا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ 2/اکتوبر 1935ء کو دعوت ولیمہ قادیان میں ہوئی۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ 7/اکتوبر 1918ء کو پیدا ہوئیں۔ حضرت مصلح موعود کی ماموں زاد تھیں۔ حضرت مصلح موعود کی زوجیت میں 30 سال گزرے۔ جس دوران حضور نے آپ کی خصوصی تربیت فرمائی جس کی وجہ سے آپ اعلیٰ دینی علوم اور انتظامی صلاحیتوں کی مالک بنیں اور لجنہ اماء اللہ کی نصف صدی تک قیادت فرمائی۔ آپ نے شادی کے بعد ایم اے عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ 1942ء تا 1958ء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سیکرٹری رہیں۔ 1958ء میں آپ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منتخب ہوئیں اور خدمات کا یہ شاندار سلسلہ نومبر 1997ء تک جاری رہا۔ آپ کو کئی میدانوں میں لجنہ کی تاریخی خدمات کی توفیق ملی۔ متعدد ممالک کے دورے بھی کئے۔ آپ کے ہاں ایک بیٹی مکرمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ تولد ہوئیں جو کہ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کی اہلیہ ہیں۔ مورخہ 3 نومبر 1999ء کو 81 سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ کی چار دیواری میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کی مرتب کردہ تاریخ لجنہ کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی تھیں، اس کے علاوہ حضرت مصلح موعود کے خطبات خواتین کے بارہ میں الازہار لذوات الخمار، آپ نے مرتب کی۔ مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات عورتوں کے بارہ میں مرتب کئے۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں متعدد مضامین بھی شائع ہوئے۔

تقسیم ہند کے بعد آپ نے پاکستان میں لجنہ کی از سر نو ترتیب و تنظیم کا کٹھن فریضہ سرانجام دیا۔ مستورات کی بہبود کے لئے انڈسٹریل ہوم، فضل عمر جونیئر ماڈل سکول، جامعہ نصرت گرلز کالج میں سائنس بلاک کا اجراء اور ڈنمارک اور ہالینڈ میں احمدی لجنات کی قربانیوں سے بیت الذکر کی تعمیر آپ کے دور کے نمایاں اور یادگار کارنامے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 5 نومبر 1999ء کے خطبہ میں آپ کے محاسن اور خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد میں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ ہی کے نام پر "سرائے مریم صدیقہ" عطا فرمایا ہے۔

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6211883
0321-7709883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

طلبہ کیلئے عطیات کی ضرورت

مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں امداد طلبہ کا شعبہ قائم ہے۔ جس میں مخیّر احباب عطیات اور مالی معاونت کرتے ہیں تو سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس شعبہ پر بہت مالی بوجھ ہونے کی وجہ سے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

(نگران امداد طلبہ۔ نظارت تعلیم ربوہ)

پولیو ڈے

حکومت پاکستان محکمہ صحت نے ملک بھر میں 8 تا 12 نومبر 2010ء کو پولیو ڈے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس دفعہ بھی تمام محلّہ جات کے صدر صاحبان/ زعماء کرام/ خدام/ انصار/ اطفال اور والدین سے پولیو ڈے کے پروگرام کو کامیاب کرنے کیلئے تعاون کی درخواست ہے۔ تاکہ پیدائش سے لے کر پانچ سال تک ہر بچہ یا بچی کو پولیو ویکسین کے قطرے پلوائے جاسکیں۔ امید ہے کہ مکمل تعاون فرمائیں گے۔

(زونل آفیسر بی ایچ یو جبانہ تحصیل لالیاں)

درخواست دعا

مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ کی دائیں آنکھ کا سفید موتیے کا آپریشن مورخہ 30/ اکتوبر 2010ء کو ربوہ آئی کلینک میں ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل وکرم فرماتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل اشتہارات کیلئے ضلع اسلام/ راولپنڈی کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆

خبریں

6 ماہ میں بلدیاتی انتخابات ہوں گے

صدر آصف علی زرداری نے آئندہ 6 ماہ میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا عندیہ دیتے ہوئے پیپلز پارٹی کو تیاریاں کرنے اور وزراء کو اپنے محکموں کی کارکردگی بہتر بنا کر عوام کے مسائل حل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ سندھ میں سیلاب متاثرین کی بحالی کا عمل تیز کرنے کیلئے الگ وزارت کے قیام کی منظوری، جمہوریت کے شہداء کے لواحقین کے لئے مزید ملازتیں فراہم کرنے کا حکم دیا گیا۔ صدر زرداری کی زیر صدارت بلاول ہاؤس کراچی میں پیپلز پارٹی سندھ کے وزراء کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

صوابی، پولیس لائن پر خودکش حملہ 3/ افراد جاں بحق 2 بمبار ہلاک

شاہ منصور ٹاؤن صوابی میں پولیس لائنز پر خودکش دھماکے میں 2 پولیس اہلکاروں سمیت 3/ افراد جاں بحق اور 2 حملہ آور مارے گئے، 6 اہلکاروں سمیت 8/ افراد زخمی اور 2 حملہ آور فرار ہو گئے۔ پولیس حکام کے مطابق 4 خودکش حملہ آوروں نے شاہ منصور پولیس لائن پر حملہ کیا جس پر پولیس نے جوابی کارروائی کی۔ پولیس کے مطابق لاہور کے مناواں پولیس لائن پر ہونے والے حملے کی طرز پر کارروائی کی گئی۔

پٹرول اور بجلی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ تاجروں کا احتجاج، ٹرانسپوٹروں کی ہڑتال کی دھمکی

پٹرولیم مصنوعات اور بجلی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے سے کھانے پینے کی اشیاء عوام کی پہنچ سے دور ہو گئیں اور پریشانی میں اضافہ ہو گیا جبکہ تاجروں نے پٹرول کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف احتجاج کیا۔ ٹرانسپورٹروں نے بھی ہڑتال کی دھمکی دے دی ہے اور حکومت سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کو فوری واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے آئندہ کے لائحہ عمل طے کرنے کیلئے ہنگامی اجلاس طلب کرلیا ہے۔

لاہور میں ڈینگی کے مریضوں کی تعداد 1678، پنجاب میں 1959 ہوگئی

پنجاب میں ڈینگی بخار میں مبتلا افراد کی مجموعی تعداد 1959 اور لاہور میں 1678 ہوگئی۔ محکمہ صحت پنجاب کے مطابق فیصل آباد میں 12، ڈی جی خان 9، راولپنڈی 7، شیخوپورہ میں 3، میانوالی اور ملتان میں 2,2 افراد میں وائرس کی تصدیق ہوگئی جبکہ چکوال، گوجرانوالہ، جھنگ، مظفر گڑھ، نارووال، اوکاڑہ، پاکپتن، رحیم یار خان، ساہیوال اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی ایک ایک شخص کے ڈینگی بخار میں مبتلا ہوئے کی تصدیق ہوئی ہے۔

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو؟
بانی ہولز موپیتھی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد سے
ہولز موپیتھک ہومیوپیتھی علاج کیلئے رابطہ نمبرز:
0334-6372030/047-6214226

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
BAGS دولت
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔ نومبر

طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:24
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:19

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی
فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
10 جوہر ویو فاروق ایونیو آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور
فون: 042-5301661
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
بنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax:+92-55-3894271
E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahabmeed@hotmail.com

FD-10

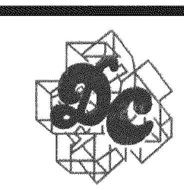

Dank Communication
House of Communication
Sales & Service
Latest Security Cameras, Telephone exchange (Pabx), Fax machines, speaker system etc.
We are at your service since 1999
Our aim is customer satisfaction

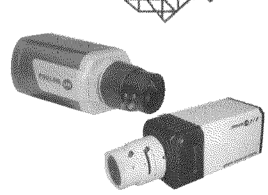

آپ دیکھ سکتے ہیں دنیا میں کہیں پر بھی کسی بھی وقت اپنے گھر، دفتر، ہسپتال، ہوٹل اور فیکٹری کے مختلف حصوں کو ایک باکفایت جدید سیکیورٹی سسٹم کے ذریعے یعنی حفاظتی نقطہ نظر سے مکمل سکون، ادارے کی کارکردگی میں خاطر خواہ اضافہ اور آپ کے کلائنٹ پر ایک بہترین تاثر
مشورہ اور تخمینہ حاصل کرنے کی بلامعاوضہ خدمات کے لئے فون کریں۔
Office 1:
25-c, lower Mall,
Lahore.
Ph:042-7229552
Cell: 0321-7350193
Office 2:
75 West blue area
Islamabad
Ph:051-287776
Cell: 0333-3887638
مین آفس
King court Abdullah
Haroon Road, Saddar Karachi
Ph: 021-2768701
Cell: 0321-2778417